THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the November 21, 2023
(333rd Session)
Volume X, No.10
(Nos. 1 - 12)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume X	SP.X(10)/2023
No.10	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 2
3. Leave of Absence 59
4. Laying of the Report of the 1st Biannual Monitoring on the Implementation of the 7th NFC Award (July-December 2021) 60
5. Point raised by Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House regarding news circulating in the media about the 18th Amendment .. 60
6. Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding the raids by the F.C. in Balochistan 65
7. Point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding the statement issued by the President of Pakistan 66
    - Mr. Jalil Abbas Jillani, Minister for Foreign Affairs 68

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the November 21, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ
لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

ترجمہ : اور اللہ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ نجات دے گا جو (شرک وکفر) سے بچتے تھے انہیں تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور جو اللہ کی آیتوں کے منکر ہوئے وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کہہ دواے جاہلو کیا مجھے اللہ کے سوا اور کی عبادت کرنے کا حکم دیتے ہو اور بیشک آپ کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اگر تم نے

شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار رہو۔

(سورۃ الزمر: آیات 61 تا 66)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: جزاک اللہ جی، السلام علیکم، Question Hour۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں ابھی آپ کو دیتا ہوں۔ معزز سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

*(Def.) Question No. 73 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state as to whether it is fact that the name of FATA Cricket Team has not been changed despite the fact that FATA merger of erstwhile Khyber Pakhtunkhwa, if so, reasons thereof and when it is likely to be changed with some historical or cultural name?

Minister for Inter-Provincial Coordination: The PCB Constitution, 2014 has been restored in the recent past with the aim to revive departmental cricket.

No request from Pakistan Cricket Board for changing the name has been received so far. Further action will be taken upon receipt of proposal of PCB.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ: میری تجویز یہ ہے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے ابھی فاٹا سے جن کا تعلق ہے، انہیں کہا ہے کہ ایک کمیٹی کی شکل میں بیٹھ جائیں اور ایک نام تجویز کریں اور ان کو بھجوا دیں تو میرے خیال میں یہ اچھا طریقہ ہوگا۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs please.

جناب مرتضی سولنگی (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! مجھے تو معزز سینیٹر کی تجویز بڑی موزوں لگتی ہے۔ صرف مشکل یہ ہے کہ اس وقت ایک عبوری کمیٹی ہے اور اس کے پاس نام تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ جیسے ہی ان کے معاملات ٹھیک ہو جائیں گے، تو میرے خیال میں سینیٹر صاحب کی یہ مناسب تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ بہرہ مند خان! اسی پر آپ کا ضمنی سوال ہے؟ پہلے یہ supplementary تو دیکھ لیں نا جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب! میرا سوال نمبر 122 ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Page 11, Honourable Senator Bahramand Khan Tangi.

*Question No. 121 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state whether the Government has evolved any mechanism to monitor the working of the private universities at present in the country, if so, the details thereof?

Mr. Madad Ali Sindhi: Yes, HEC has evolved a detailed Quality Assurance framework to monitor the working of both public and private sector Higher Education Institutions (HEIs). This framework includes

i. Pakistan Precepts, Standards & Guidelines for Quality Assurance ii. Internal quality assurance process iii. External quality assurance process iv. Quality Assurance of Accreditation Councils. The external quality assurance process is undertaken by the HEC based on the following 11 standards:

Standard 1: Mission Statement and Goals

Standard 2: Planning and Evaluation

Standard 3: Organization and Governance

Standard 4: Integrity
Standard 5: Faculty
Standard 6: Students
Standard 7: Institutional Resources
Standard 8: Academic Programmes and Curricula
Standard 9: Public Disclosure and Transparency
Standard 10: Assessment & Quality Assurance
Standard 11: Student Support Service

Internal Quality Assurance (IQA): This aspect involves the establishment of Quality Enhancement Cells (QECs) within all universities, both public and private. These QECs work internally to assess and enhance the quality of education within their respective institutions. They conduct regular reviews, evaluations, and assessments to ensure that academic programs meet defined quality standards.

Mr. Chairman: Any Supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب، میرا وزیر صاحب سے سوال تھا کہ ہماری جو private universities ہیں، ان کا monitoring mechanism یا ان کی cross verification کے بارے میں، معیار تعلیم کے بارے میں تو مجھے مختلف tips دی ہیں کہ ہم external and internal مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تو میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس وقت ملک میں کچھ ایسی یونیورسٹیاں ہیں کہ ان کو ابھی تک NOC نہیں ملے ہیں لیکن بچے وہاں پڑھتے ہیں۔ جب ان کو ڈگریاں ملتی ہیں تو وہ for different jobs accept نہیں کرتے تو ابھی یہ یونیورسٹیاں راتوں رات تو نہیں بنی ہیں، سالہا سال سے وہ کام کر رہی ہیں۔ بچے بے چارے والدین سے پیسے لے جاتے ہیں، وہاں اپنا admission کروا لیتے ہیں۔ اس میں آپ کو کچھ نام بھی بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہرہ مند خان! simple بتائیں۔ ضمنی سوال simple کیا کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ان کے پاس monitoring mechanism ہے تو یہ اسلام آباد لاء کالج، College of Computer Information Technology، علامہ محمد یوسف بنوری اسلامک یونیورسٹی، East, West University, Karachi, American World University Karachi. اسی طرح ہزاروں یونیورسٹیاں ہیں کہ وہ proper یونیورسٹیاں نہیں ہیں لیکن وہاں بچے پڑھتے ہیں۔ اگر ان کا monitoring mechanism ہے تو یہ ایسا کیوں کرتے ہیں کہ ان کے پاس NOC نہیں ہے لیکن وہاں پر بچے پڑھ رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Ok, Honourable Federal Minister for Education.

جناب مدد علی سندھی (وفاقی وزیر برائے تعلیم و پروفیشنل ٹریننگ) : قابل احترام چیئرمین سینیٹ صاحب اور اراکین سینیٹ، السلام علیکم، سب سے پہلے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے یہ اعزاز مل رہا ہے کہ میں یہاں سوال کا جواب دے رہا ہوں۔

سینیٹر صاحب نے خود ہی کہا ہے کہ ماضی میں جو ہوا ہے اس کے لئے تو میں خود بحیثیت وزیر تعلیم حیران ہوں کہ تعلیم کے شعبے کو جس طرح نظر انداز کیا گیا ہے، سرکاری سکولوں سے جس طرح توجہ ہٹائی گئی ہے اور اتنی بڑی تعداد میں یونیورسٹیوں کو کس طرح اجازت دی گئی ہے، اور اس پر میں ماضی کی حکومتوں پر تنقید نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

ان صاحب کا جو جواب ہے کہ HEC کے Quality Assurance Division کو ملک میں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں HEIs اور ڈگری دینے والے اداروں کی کارکردگی کی نگرانی اور جائزہ لینے کا mandate ملا ہے۔ اس نے ان institutions کی performance and evolution کا mechanism تیار کیا ہے جو یونیورسٹیوں اور ڈگری دینے والے اداروں کی کارکردگی، نگرانی اور جانچ کے لئے ایک جامع طریقہ کار کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس mechanism and challenges سے نمٹنے اور strategic نکتہ نظر سے اعلیٰ تعلیم میں بہتری لانے کے لئے design کیا گیا ہے۔ تفصیلات (Annex-A) میں منسلک ہیں۔ اگر یہ چاہیں گے تو ہم ان کو ذاتی طور پر briefing دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر عرفان صدیقی صاحب، ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر محترم سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بہت سے شعبوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ افغان مہاجرین سمیت، بڑے انقلابی اقدامات ہو رہے ہیں، اگرچہ یہ نگران حکومت ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ادارے جو کسی authority کے بغیر کام کر رہے ہیں، legal pre-requisites کو پورا کیے بغیر کام کر رہے ہیں اور چار چار، چھ چھ سال ہوگئے ہیں۔ کیا تین چار ماہ میں کوئی ایسا mechanism بنایا گیا ہے کہ کسی ایک کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے؟ یہ ادارے بند نہیں کیے گئے، بچوں کو سرٹیفیکیٹ جاری نہیں ہو رہے۔ کیا ان اداروں کے نگہبانوں کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education.

جناب مدد علی سندھی: جناب! میں عرفان الحق صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے خود اپنے سوال کا جواب بھی دے دیا ہے۔ میں تو ماضی کی بات کر رہا ہوں کہ کس طرح ان تمام یونیورسٹیوں کو اجازت دی گئی ہے۔ حالت یہ ہے کہ تین تین، چار چار کمروں میں بھی یونیورسٹیاں قائم ہیں، کبھی اس طرح ہوا ہے؟ میں نے وزیر تعلیم کا منصب سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے اسلام آباد کے سکولوں کا معائنہ کیا اور بنیادی سہولیات کا جائزہ لیا۔ میں نے چاروں صوبوں کے Vice Chancellors کے ساتھ مل کر ان کے مسائل معلوم کیے ہیں۔ میں نے Chairman, HEC کو تنبیہ کر دی ہے کہ آپ مہربانی کرکے یہ سلسلہ بند کریں اور معیار کو بہتر کریں۔ حالت یہ ہے کہ Ph.D کی ڈگری دینے والے کو یہ پتا نہیں کہ اس نے کیا کیا ہے۔

ابھی میں نے ایک کیس پکڑا جس کو گوپی چند نارنگ کی کتاب اپنے نام سے چھاپ کر ڈگری دے دی گئی۔ جناب! میں کوشش کر رہا ہوں، تعاون رہے گا تو مزید کوشش کریں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Keshoo Bai.

سینیٹر کیشو بائی: شکریہ، جناب چیئرمین! پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں اگر کوئی بچہ ایک پرچے میں بھی فیل ہوتا ہے تو اس کا پورا سال ضائع ہوتا ہے۔ اس کو ایک ضمنی امتحان کا موقع ملتا ہے، اس کے بعد اگر وہ پرچہ نہیں دے پاتا یا اس کا paper pass نہیں ہوتا یا کوئی اور وجہ ہوتی ہے تو اس کا پورا سال ضائع ہوتا ہے۔ یہ نہیں کرتے کہ اسے اگلے سالانہ امتحان میں بٹھایا جائے، اس کے پورے سال کو ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے کیا mechanism ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education.

جناب مدد علی سندھی: جناب چیئرمین! اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں ان تمام یونیورسٹیوں کو بند کردوں۔ میرے پاس جو اختیارات ہیں، میں وہی کروں گا۔ محترمہ کا point valid ہے، میں کوشش کروں گا کہ اس پر کوئی action لے سکوں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Bahramand Tangi.

*Question No. 125 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for National Health Services, Regulation and Coordination be pleased to state whether any mechanism has been devised by the Government for checking the quality of medicines being provided to the patients under T.B Control Program in the country, if so, the details thereof and if not, reasons thereof?

Dr. Nadeem Jan: National TB Control Program (NTP) is working under the Common Management Unit, Ministry of National Health Services, Regulations & Coordination.

The government has devised the following mechanism for checking the quality of medicines being provided to the patients under TB control Program in the country.

1. All anti TB medicines are being procured by NTP Pakistan through the Global Drug Facility from WHO Prequalified sources with Pre-Shipment Inspection done by the international agents.

2. The anti TB medicines to TB patients are provided through the Global Fund support. According to Global Fund’s Quality Assurance (QA) Policy for Pharmaceutical Products, the country ensures that

random samples of Finished Pharmaceutical Products (FPPs) are obtained at different points in the supply chain from initial receipt of the FPPs in country to delivery to end-users/patients – for the purpose of monitoring and the quality of such FPPs (including quality control testing).

3. Third Party Analysis is conducted once shipment is delivered.

4. NTP provides the Certificate of Analysis and other relevant documents to DRAP for NOC issuance.

5. NOC from DRAP is mandatory to provide the Certificate of Analysis of the drug/ product before the delivery of shipment to the Warehouse.

6. The Drug Quality Control Testing Laboratories, functional under the Provincial Administrative Control ensures that random samples of Finished Pharmaceutical Products (FPPs) are obtained for the purpose of monitoring and the quality of such FPPs (including quality control testing) from Provincial Warehouses.

7. Federal drug inspectors also have quality check visits in CMU Central Warehouse and collect random samples to ensure the monitoring and quality of FPP.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ ملک میں ٹی بی کنٹرول پروگرام کے تحت مریضوں کو فراہم کردہ ادویات کے معیار کا معائنہ کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے وضع کردہ طریقہ کار کیا ہے۔ میں نے monitoring mechanism کے بارے میں پوچھا ہے۔ انہوں نے مختلف steps بتائے ہیں۔ وزیر صاحب سے سوال ہے کہ اگر آپ ان ادویات کے حوالے سے steps لیتے ہیں، ان کی monitoring کرتے ہیں، ان کو check کرتے ہیں،

پاکستان میں ٹی بی کے مریض دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں، ان ادویات سے وہ تندرست نہیں ہوتے اور وہ وفات پا جاتے ہیں کیونکہ چھ مہینوں کا وقت ہوتا ہے اور دوائی ملتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی، آپ تو پورا calling attention notice پڑھتے ہیں، براہ مہربانی ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ ان ادویات سے مریض کیوں ٹھیک نہیں ہوتے، مریضوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور وہ ٹی بی سے مر جاتے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, please.

آپ تو ہر وزارت کا جواب دے سکتے ہیں۔ وزیر صحت بیرون ملک ہیں، انہوں نے لکھا تھا کہ اس پر discussion بعد میں ہونی چاہیے تھی۔ جی۔

جناب مرتضیٰ سولنگی: جناب! عزت مآب سینیٹر صاحب نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ٹی بی کے مریض بڑھتے جا رہے ہیں، ان کا source کیا ہے۔ میرے پاس ایسی کوئی معلومات نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ اہم مسئلہ لگتا ہے، ڈاکٹر صاحبہ بھی اس پر سوال پوچھنا چاہ رہی ہیں۔ جی ڈاکٹر پروفیسر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میری خواہش ہے کہ وزیر صحت یہاں ہوتے۔ یہ بہت اہم سوال ہے کیونکہ ٹی بی اتنی بڑھ رہی ہے، ٹھیک ہے باہر ممالک میں بڑھ رہی ہے لیکن وہ AIDS کی وجہ سے ہے۔ ہمارے ہاں تو AIDS کی وجہ سے نہیں ہے، ہمارے ہاں وجہ quality control in drugs ہے۔ دوسرا، diphtheria vaccine کیوں available نہیں ہے؟ بچے diphtheria کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ تیسرا، measles vaccine available نہیں ہے، بچے epidemic of measles کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ وزیر صحت کو یہاں ہونا چاہیے یا آپ کو تیاری کرکے آنا چاہیے۔ یہ جواب لے آئیں کہ کیوں cases زیادہ ہیں، study کریں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, please.

جناب مرتضیٰ سولنگی: میں سینیٹر صاحبہ کے جذبات اور تشویش کا احترام کرتا ہوں۔ ہم متعلقہ وزارت سے کہیں گے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ بڑا اہم مسئلہ ہے، اسے کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں تاکہ ادھر اس پر discussion ہو جائے۔ ٹھیک ہے، شکریہ۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی۔

*Question No. 126 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state whether the Higher Education commission has granted M. Phil equivalence to MS Degree in the country, if so, the details thereof?

Mr. Madad Ali Sindhi: In terms of the National Qualification Framework (NQF), a mechanism for classification of the qualifications based on the learning outcomes i.e., skill, competence, and knowledge, both MS and M.Phil are level 7 qualifications and equal in terms of level of education. The equivalence of MS/M.Phil degree is granted on individual basis as per online process available at HEC URL.

https://www.hec.gov.pk/English/Services/students/DES/Pages/IntroductionObjectives.aspx

Details are attached at Annex-I.

Annex-I

Higher Education Commission (HEC) has developed a National Qualifications Framework (NQF) which provides clearly defined levels of knowledge, skills, and competencies to be acquired by each graduate that are easy to comprehend by students, employers, and human resource development policy makers. As per NQF, the MPhil and MS are both level 7 qualifications (extract from NQF is attached as **Annex-A**), those are equivalent in terms of academic requirements and universities (both public & private) are at liberty to offer either the MPhil or MS degree program as per approval of their statutory bodies and after seeking upfront NOC from HEC. Likewise, for the purpose of provision of allowance to the employees having MPhil or MS degree, HEC had already issued clarification in 2017 (HEC's letter dated 23rd May, 2017 is attached as **Annex-B**).

Annex-A

National Qualifications Framework of Pakistan 2015

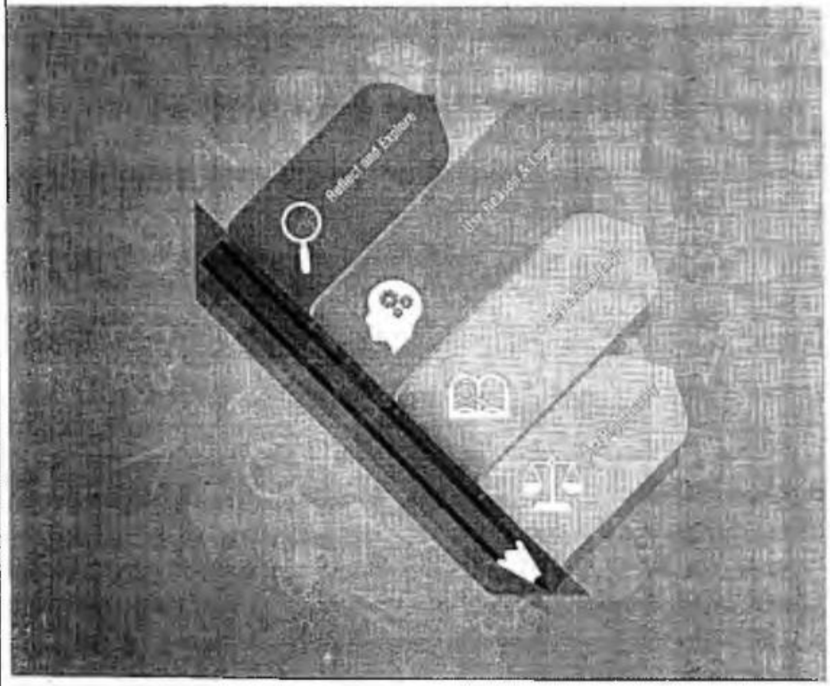

Levels and Programme Titles

The Framework for Higher Education Qualifications of Pakistan is developed and published by Higher Education Commission (HEC) of Pakistan. It describes the levels of achievements and features of higher education qualifications. It covers academic qualifications from Level 5 to Level 8.

The NQF has eight levels that are based on the generic nomenclature used for the qualifications in the country. A qualification must be assigned to one of the eight levels. The Framework does not describe qualifications at the same level as being equal and qualifications at the same level are not interchangeable, however, they are at a comparable level in terms of knowledge, skills or competence required to be demonstrably completed.

Table: 2 Programmes by Levels and Credit Hours Requirements (New System)

	Levels	Award Type	Award Example	Semesters	Technical/Vocational
Higher Education Levels	8	Doctoral	PhD	18 Cr Hrs course work and dissertation evaluated by at least two PhD experts from technologically/ academically advanced countries in addition to one local expert and doctoral Committee members	
	7	Masters	MA/ M.Phil /MS /MBA, M.Sc (Eng), M.E, M.Tech	Minimum 30 Credit Hours with thesis or without thesis	**M.Tech** (Master in Technology) 30
	6	Bachelor (Hons)	BA, BS, B.E, B.Arch., BSc (Eng), BSc (Agri), B.Tech (Hons) MA/MSc (16 year), LLB, B.Com (Hons), MBBS, DVM, BDS, PharmD	8-10 semesters/124-140+ Credit Hours	**B.Tech (Hons)** (B.Tech) 124-140 Cr. Hrs.
	5	Associate Degree Ordinary Bachelor	BA/BSc (Pass), B.Tech (Pass), Associate Degrees etc	4-6 semesters/50+ Credit Hours	**B.Tech (Pass)** (Bachelor in Technology) [illegible] Cr. Hrs.
Higher Secondary Education	4	Higher Secondary School Certificate (HSSC)	F.A, F.Sc, ICS, I.Com, DBA, D.Com etc	A Level	**DAE** (Diploma of Associate Engineer) (College of Technology / Polytechnic)
Secondary Education Level	3	Secondary School Certificate (SSC)	Matriculation	O Level	**National Vocational Certificates (Level 1 to 4)**
Basic/Elementary Education Level	2	Middle (3 Years)			
	1	Primary (1-5 Years)			
		Pre-Primary (1-2 Years)			

Annex-B

HIGHER EDUCATION COMMISSION

H-9, Islamabad (Pakistan) Phone: (051) 90802750, Fax: (051) 90802753
E-mail: ismaeel@hec.gov.pk

Muhammad Ismail
Consultant (Quality Assurance Division)

Ref. 1-1 (NQF)/QAD/2017/HEC/ 49-/
Date: May 23, 2017

Subject: **Grant of MPhil Allowance @ Rs. 2500/- Per Month**

1. Reference to F.No.3(6)Imp/2016-Vol-II-4 dated January 04, 2017 on subject cited above.

2. Under the provision of Section 10 clause 1(o) of HEC's Ordinance No. LIII, dated 11.09.2002, the Quality Assurance Division of HEC has devised the Admission and Award of Degree Criteria for MS/MPhil/PhD/Equivalent Programs. As per HEC approved criteria (enclosed), there is no difference between MS and MPhil degrees except nomenclature. As such, there are two types of MS/MPhil Degrees that are mentioned below:

   a. MS/MPhil by Course Work (30 credit hours)
   b. MS/MPhil by Thesis (24 credit hours course work + 06 credit hours thesis)

3. It is further added that in some cases, nomenclature was changed from MPhil to MS after the introduction of BS and MS programs by HEC. As such following types of degrees are awarded as equivalent to 18 years of schooling:

S#	Degree Title	Description
i	a. MPhil Degree (with thesis) b. MS Degree (with thesis)	Both are equal degrees, awarded after 24 credit hours course work + 06 credit hours thesis. There is no difference except nomenclature.
ii	a. MPhil Degree by Course Work b. MS Degree by Course Work	Both are equal degrees, awarded after 30 credit hours course work. There is no difference except nomenclature.
iii	Equivalent degrees of Other disciplines like Engineering, Agriculture, Law, MBA, etc.	In these disciplines, degrees are not awarded with MS/MPhil Title while these degrees are equated to 18 years of schooling.

4. According to above referred Office Memorandum of Govt. of Pakistan, Finance Division, the MPhil allowance is granted to those only who acquire/possess the degree of MPhil recognized by the HEC. However, in view of the above mentioned clarification, all those who have MPhil or MS degrees (18 years schooling) should be eligible to draw the allowance (@ Rs. 2500/- per month.

5. Forwarded for your favorable consideration, please.

With kind regards,

(Muhammad Ismail)

Enclosure: as above

Mr. Faisal Nadeem
Accounts Officer (Imp),
Government of Pakistan, Finance Division (Regulations Wing), Islamabad
FDC Building, Near State Bank of Pakistan.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب! اس سوال میں میرا ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگر ساتھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بس ٹھیک ہے، شکریہ۔ معزز سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

*(Def.) Question No. 88 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a). the details of school busses presently at the disposal of educational institutions under the Federal Directorate of Education, indicating names of schools and seating capacity and model of each bus;

(b). whether it is a fact that most of the busses are driven by the non- professional drivers, if so reasons; and

(c). steps taken by the Government to recruit professional divers indicating timelines?

Mr. Madad Ali Sindhi: (a) Currently, 355 buses [220 buses purchased under PM's Education Reform Program (PMERP) and 140 buses were on the pool prior to reform] are at the disposal of educational institutions under Federal Directorate of Education (FDE) with following specifications (Annex-I):

- Engine Capacity 200 HP
- Seating Capacity of 63+1
- Laden weight; 14500 kg

Details of buses indicating names of schools and seating capacity and model of each bus is added at Annex-II.

(b) No, it is not a fact that buses are driver by the Nonprofessional drivers.

Currently, 118 posts of Driver are on the sanctioned strength of Federal Directorate of Education (FDE). 220 Drivers and 220 Conductors were hired through competitive process, to run 220 buses purchased under PMERP. Out of 18 posts of Drivers, 43 posts are lying vacant.

(c) Federal Directorate of Education (FDE) has obtained necessary NOC from Surplus Pool & Establishment Division regarding carrying out recruitment to 43 posts of Drivers (Annex-III).

(Annexures have been placed in library and on table of the mover / Concerned Member)

Mr. Chairman: Honourable Senator Rana Mahmood Ul Hassan. Not present.

*Question No. 116 Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state whether it is a fact that the OF Board of Directors has allegedly re-appointed the present MD in violation of rule 5(2) of Public Sector Companies (Corporate Governance) Rules, 2013 if so, the reasons thereof, indicating also the actions taken by the Government against those found involved in such violation of the rules?

Mr. Sarfaraz Ahmed Bugti: No, it is not fact that the OPF Board of Directors has re-appointed the present MD in violation of rule 5(2) of Public Sector Companies (Corporate Governance) Rules, 2013. The incumbent Managing Director was nominated by the Federal Government, which is in accordance with the Provision of

Companies Act, 2017 and Public Sector Companies (Corporate Governance) Rules, 2013.

The summary of appointment and further extension in the tenure of incumbent Managing Director, OPF is enclosed herewith as, Annex-I.

(Annexure has been placed in library and on table of the mover / Concerned Member)

Mr. Chairman: Honourable Senator Rubina Khalid. Not present.

*Question No. 117 Senator Rubina Khalid: Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state whether it is a fact that the cases of promotion of Principal Scientific Officers (BPS-19) in Pakistan Agriculture Research Council have not been finalized / notified despite the fact that the meeting of the departmental selection board was held on 3rd March, 2023, if so, the reasons thereof?

Dr. Kauser Abdulla Malik: As per Pakistan Agricultural Research Council (PARC), letter No. F-1-10 (P-11)/2022-DSB dated 22-09-2023 (Annex-A) (Both in English & Urdu), the cases of promotion of Principal Scientific Officers (BS-19) in PARC have been finalized & accordingly notified.

Annex-A

No. F. 1-10 (P-11)/2022-DSB
PAKISTAN AGRICULTURAL RESEARCH COUNCIL
(Directorate of Establishment)
***

Islamabad, the September 22nd, 2023

Subject: SENATE STARRED QUESTION NO. 1 (GROUP NO. 2) FOR ANSWERING IN SENATE UPCOMING 332ND SESSION

I am directed to refer to letter No. F.2-3/2022-Admn-III (PARC) dated 11.09.2023 on the subject cited above and to inform that cases of promotion of Principal Scientific Officers have been finalized & notified accordingly.

02. This issues with the approval of Chairman, PARC.

(TAHIR ARIF)
Assistant Secretary (Council)

Syed M. Azeem Haider
Section Officer (Admn-III),
M/o National Food Security & Research,
Islamabad.

Mr. Chairman: Honourable Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur.

*Question No. 118 Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) the names, educational qualification and experience of the new deputy permanent delegate of Pakistan to the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization (UNESCO) in Paris appointed in July 2023;

(b) the criteria and procedure adopted for the selection of the incumbent deputy permanent delegate; and

(c) the names of the candidates who were included in the merit list for the said post indicating also their relevant qualifications, experiences and other details?

Mr. Madad Ali Sindhi: (a) Ms. Lubna Said, an officer of the Pakistan Administrative Services serving in BPS–19 as Deputy Secretary. The Officer has been appointed on the vacant post of Deputy Permanent Delegate of Pakistan to the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization (UNESCO) in Paris, as notified by the Establishment Division on 18th August, 2023 (Annex-I). The officer has earned academic degrees in MSc in the discipline of International Relations from Quaid-i-Azam University, Islamabad and Maters degree in Business Administration in Financial Management from Institute of Business Administration, Karachi.

(b) Vacancy announcement of the post of Deputy Permanent Delegate of Pakistan to the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization (UNESCO) in Paris was advertised in the national dailies on 10th March, 2023 (Annex-II), wherein it was deemed that an officer of BPS-19 in regular service / cadre and occupational groups with overall 12-years public sector experience may apply for the aforesaid post.

Experience of working in or dealing with an International / United Nation (UN) organizations / Donor was preferable.

(c) The following Panel of three candidates was submitted to the Prime Minister Office:

(i) Mr. Mansoor Ali Masud Deputy Secretary, EAD (Profile of the officer is attached at Annex-III).

(ii) Ms. Saadiya Noori, Secretary General and Special Exemptions, FBR (Profile of the officer is attached at Annex-IV).

(iii)Ms. Lubna Said, Deputy Secretary (PAS), EAD (Profile of the officer is attached at Annex-V).

(Annexures have been placed in library and on table of the mover / Concerned Member)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب! انہوں نے کوئی annexure لگایا نہیں، یہ روزانہ کی practice ہے، وہ لکھ دیتے ہیں کہ annexure موجود ہے لیکن Table پر نہیں ہوتا۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو annexure بھیج دیتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: نہیں، جناب! اس کا کیا فائدہ۔ یہ ان کا کام ہے، سینیٹ کی اتنی بڑی supporting staff ہے یا وزارت تعلیم۔۔۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ ضمنی سوال پوچھیں۔ اس پر میں نے آپ کا point note کر لیا۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: بہت شکریہ، جناب! سوال یہ ہے کہ خاتون جن کو UNESCO بھیجا گیا ہے، ان کی کیا مراعات ہیں، how much salary is she drawing and what allowances is she taking? We would also like to know her performance اور جو last خاتون یا مرد جو وہاں سے آئے ہیں، ان کی کیا کارکردگی تھی؟ ہم اتنے پیسے ان لوگوں کو دیتے ہیں، اس کا output کیا ہوتا ہے، that is what we want to know because یہ لوگ ڈالروں میں لیتے

ہیں گھروں کے کرائے، آنے جانے کے خرچے، بچوں کے خرچے لیکن وہاں پر ہوتا کیا ہے، end result کیا ہے؟ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education.

جناب مدد علی سندھی: جناب! یہ پچھلی حکومت کا ذکر کر رہی ہیں۔ انہوں نے اُس وقت تین لوگوں کے نام وزیر اعظم صاحب کو بھیجے تھے۔ ان میں منصور علی مسعود، مس سعدیہ نوری اور مس لبنیٰ سید تھیں۔ وزیر اعظم صاحب نے اپنے اختیارات کے تحت ان کو مقرر کیا ہے۔ یہ ابھی پیرس میں تعنیات ہیں۔ میں نے تفصیلات دے دی ہیں، ان کے علاوہ کوئی معلومات چاہییں تو ہم مہیا کریں گے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر دنیش کمار، ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! انہوں نے 12 امیدواروں کے interviews لیے تھے تو 12 امیدواروں کے ہی نام آنے چاہیے تھے۔ یہاں لکھا ہوا ہے کہ profiles اس کے ساتھ attached ہیں۔ ان تینوں کی profiles attached نہیں ہیں، ہمیں کیا پتا کہ کس سطح پر تین امیدوار ہوئے۔ وزیر صاحب، یہ بتائیں کہ یہ مس لبنیٰ کس صوبے سے تعلق رکھتی ہے؟

جناب مدد علی سندھی: محترمہ لبنیٰ سید انتظامی سروسز کی ایک افسر ہیں اور 19 گریڈ میں بطور ڈپٹی سیکرٹری خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ اس افسر کے پیرس میں اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی میں تعیناتی کے حوالے سے آپ نے جو سوال کیا ہے تو میرے بھائی ہم نے تو عرض کیا کہ یہ تین نام اس وقت وزیر اعظم صاحب کو بھیجے گئے تھے، وزیر اعظم صاحب نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے لبنیٰ سید کو مقرر کیا ہے۔ اب ماضی کی حکومت کا میں کیا جواب دے سکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: وزیر صاحب آپ یہ بتائیں یہ کس صوبے سے ہیں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وزیر صاحب یہ کس صوبے سے ہیں آپ کے پاس معلومات ہے؟

جناب مدد علی سندھی: جناب چیئرمین! ان کا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی آپ تشریف رکھیں اور Chair سے بات کریں، وزیر صاحب تشریف رکھیں۔ معزز سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی پھر سپلیمنٹری ہے، اس کا جواب میں آپ کو دے دیتا ہوں، ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جی سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ جناب چیئرمین! معزز وزیر صاحب نے یہ تفصیل تو بتادی کہ جناب پرائم منسٹر صاحب کو تین نام بھیجے گئے تھے، جن میں سے ایک کی منظوری دی گئی کیوں کہ انہوں نے ایک کی منظوری دینی تھی لیکن 12 candidates کا جو process ہوا ہے، اس کے بارے میں بڑے اخبارات میں کچھ stories آتی رہی ہیں، جس کو میں education Committee کے Chairman کے طور پر monitor کرتا رہا ہوں۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ایک particular candidate جو کہ written test میں اور باقی چیزوں میں بہت نیچے تھا، اس کو interview میں 99% numbers دے کر اوپر کیا گیا، وزیر صاحب اس کی وضاحت کردیں اور پچھلا جو record ہے وہ ہمارے سامنے پیش کریں یا اگر آپ چاہیں تو اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کو thoroughly دیکھا جائے کہ کیا ایسا ہوا ہے کہ نہیں ہوا؟

جناب چیئرمین: جی وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

جناب مدد علی سندھی: عرفان صاحب آپ کا بہت شکریہ، آپ خود بھی حکومت میں رہے ہیں، آپ کو ہر چیز کا پتا بھی ہے، اس سوال کے جواب میں پوری annexure میں موجود ہے، اس میں تینوں امیدواروں کی تفصیلات موجود ہیں۔ میں نے پھر بھی یہ کہا وزیر اعظم صاحب کا جو اختیار تھا، ماضی کے وزیر اعظم صاحب نے اس کو مقرر کیا ہے، اس میں پوری تفصیلات ہیں اگر یہ چاہیں گے تو ہم ان کو علیحدہ تفصیلات بھی دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی میڈم پھر سے سپلیمنٹری کریں۔

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! سپلیمنٹری یہ تھا، ایک تو یہ بتائیں ہماری جو بہن UNESCO میں گئی ہیں، ان کو کیا مراعات ملتی ہیں، salary کیا ہے؟ allowances کتنے

ملتے ہیں؟ what is the list of benefits that she gets? دوسری بات یہ کسی اہم عہدیدار کی رشتہ دار تو نہیں ہے کیوں کہ عموماً آخری دودنوں میں جو postings ہوتی ہیں، اس میں کچھ ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ میں نے ایک سوال پوچھا ہے، اگر میرے سوال کا جواب مل جائے۔

جناب چیئرمین: ان کے perks and privileges کیا ہیں جو ادھر لے رہے ہیں؟

جناب مدد علی سندھی: محترمہ جو کہہ رہی ہیں ہوسکتا ہے ان کی بات صحیح ہو لیکن میں نے اس کی پوری تفصیلات اس میں شامل کردی ہے، جن کے marks ہیں وہ بھی اس میں ہیں، اب اگر زیادہ یہ کہیں گی تو ہم personally پوری معلومات ان کو دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: پھر وہ سینیٹر صاحبہ کو provide کردیں، شکریہ۔ معزز سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ، تشریف نہیں لائی ہیں۔

*Question No. 119 Senator Sania Nishtar: Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state the present status of implementation of the Plant Breeders Rights Act, 2016?

Dr. Kauser Abdulla Malik:

<u>"STATUS OF THE IMPLEMENTATION OF THE PLANT BREEDERS RIGHTS ACT, 2016"</u>

The Plant Breeders' Rights Act 2016 and Plant Breeders' Rights Rules, 2018 were promulgated to encourage the development of new plant verities and to protect Rights of the Breeders. The Plant Breeders' Right Act 2016 is being implemented by the "Plant Breeders' Rights Registry", an attached department of Ministry of National Food Security and Research. The Registry is the executive and technical body for the grant of protection rights to the breeders after undergoing a rigorous

process of DUS (Distinctness, Uniformity and Stability) examination.

2. The Registry has started receiving application for variety protection on February 15, 2021. Currently, the protection facilities are opened for 25 novel varieties of major crops including Cotton, Maize, Wheat, Rice, Citrus, Mustard, Millet, Olive, Canola, Sunflower, Potato, barley, Groundnut, Chickpea, Banana Mungbean, Lentil, Tomato, Onion, Sorghum, Okra, Date Palm, Peach, Pear and Mango. Moreover, in order to facilitate the breeders, the Registry has developed its website i.e www.pbrr.gov.pk where the potential breeders can apply online for variety protection.

3. Ninety (90) applications of different crops for protection have been received by the Registry for Plant Breeders Rights. The details annexed as Annexure-A.

4. Twenty-two (22) cases have cleared the "invitation for opposition" phase and are finalized subject to the publication of Journal.

5. Twenty (20) cases were dropped due to not fulfilling the prescribed criteria.

6. The remaining Forty-eight (48) cases are under process.

Annex-A

PLANT BREEDERS' RIGHTS REGISTRY

APPLICATIONS RECEIVED FOR PROTECTION

S.no.	Crop	Variety Name	Breeder's Name	Status
1	Maize	DAL-2271	Data Agro Limited	Finalized
2	Maize	YH-1898	Maize & Millets Research Institute, Sahiwal.	Under process
3	Maize	FH-1046	Maize & Millets Research Institute, Sahiwal.	Under process
4	Maize	Surkhaab	Corteva Agriscience	Finalized
5	Maize	YH-5569	Maize & Millets Research Institute, Sahiwal.	Under process
6	Maize	YH-5482	Maize & Millets Research Institute, Sahiwal.	Under process
7	Maize	YH-5427	Maize & Millets Research Institute, Sahiwal.	Under process
8	Maize	YH-5568	Maize & Millets Research Institute, Sahiwal.	Under process
9	Maize	Shahkaar	Corteva Agriscience	Finalized
10	Maize	Dk-6321	Bayer Pakistan Private Limited, Karachi.	Finalized
11	Maize	Dk-7024	Bayer Pakistan Private Limited, Karachi.	Finalized
12	Maize	Dk-8022	Bayer Pakistan Private Limited, Karachi.	Finalized
13	Maize	Dk-8148	Bayer Pakistan Private Limited, Karachi.	Finalized
14	Maize	8104	Rawal Seed Corporation, Sadiqabad	Under process
15	Maize	9067	Rawal Seed Corporation, Sadiqabad	Under process
16	Maize	MSCPL-48	Rawal Seed Corporation, Sadiqabad	Under process
17	Maize	MSCPL-117	Rawal Seed Corporation, Sadiqabad	Under process
18	Maize	PHSC-226	Rawal Seed Corporation, Sadiqabad	Under process
19	Maize	PHSC-12	Rawal Seed Corporation, Sadiqabad	Under process
20	Maize	PB-ProA-2017	University of Agriculture, Faisalabad	Finalized
21	Maize	SB-319	Kissan Seed Corporation's Research Farm, Sahiwal	Finalized
22	Maize	CS-230	Petal Seed Company, Mardan, KPK	Under process
23	Maize	NK-7468	Syngenta Crop, Lahore, Pakistan	Finalized
24	Maize	SB-1189	Kissan Seed Corporation's Research Farm, Sahiwal	Under process
25	Maize	SB-111	Kissan Seed Corporation's Research Farm, Sahiwal	Under process
26	Maize	SB-9333	Kissan Seed Corporation's Research Farm, Sahiwal	Under process
27	Cotton	Eagle-2	Four Brother Group Pakistan	Under process
28	Cotton	Tarzan-3	Four Brother Group Pakistan	Parked
29	Cotton	Haft-3	Four Brother Group Pakistan	Under process
30	Cotton	Badar-1	Four Brother Group Pakistan	Under process
31	Cotton	Tarzan-1	Four Brother Group Pakistan	Parked
32	Cotton	ICI-2424	ICI Pakistan Limited	Under process
33	Cotton	CKC-03	CEMB,Lahore	Under process
34	Cotton	CKC-01	CEMB,Lahore	Under process
35	Cotton	Tara-CKC-333	Tara Sciences Private Limited	Under process

36	Cotton	Tara-CKC-11-222	Tara Sciences Private Limited	Under process
37	Cotton	MNH-1016	Cotton Research Institute, Multan.	Parked
38	Cotton	MNH-1020	Cotton Research Institute, Multan.	Parked
39	Cotton	MNH-1026	Cotton Research Institute, Multan.	Parked
40	Cotton	MNH-1035	Cotton Research Institute, Multan.	Parked
41	Cotton	FH-Super Cotton-2017	Cotton Research Station,(AARI) Faisalabad.	Parked
42	Cotton	FH-152	Cotton Research Station,(AARI) Faisalabad.	Parked
43	Cotton	FH-490	Cotton Research Station,(AARI) Faisalabad.	Parked
44	Cotton	CKC-06	CEMB,Lahore	Under process
45	Potato	Sunred	Bari Traders	Parked
46	Potato	Allision	Bari Traders	Parked
47	Potato	Russet	Bari Traders	Under process
48	Potato	Sababa	Bari Traders	Under process
49	Potato	Sound	Bhatti Brothers	Parked
50	Potato	Musica	Bhatti Brothers	Parked
51	Potato	Lady Claire	Bhatti Brothers	Parked
52	Potato	Lady Rosetta	Bhatti Brothers	Parked
53	Potato	Lady Jane	Bhatti Brothers	Parked
54	Potato	Lady Olympia	Bhatti Brothers	Parked
55	Potato	Lady Alicia	Bhatti Brothers	Parked
56	Wheat	Bhakkar Star	Arid Zone Research Institute, Bhakkar.	Finalized
57	Wheat	NARC Super	PARC-NARC	Finalized
58	Wheat	Marzak-2019	PARC-NARC	Parked
59	Wheat	Taskeen-2022	Cereal Crops Research Institute, Nowshera.	Under process
60	Wheat	Abaseen-2021	Cereal Crops Research Institute, Nowshera.	Under process
61	Wheat	Pirsabak-2021	Cereal Crops Research Institute, Nowshera.	Under process
62	Wheat	Zarghoon-2021	Cereal Crops Research Institute, Nowshera.	Under process
63	Wheat	Arooj-22	Wheat Resarch Institute, Faisalabad	Under process
64	Wheat	Akbar-19	Wheat Research Institute, Faisalabad.	Under process
65	Sunflower	Orisun-516	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
66	Sunflower	Orisun-648	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
67	Sunflower	Orisun-675	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
68	Sunflower	Orisun-701	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
69	Sunflower	Orisun-741	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Under process
70	Sunflower	Orisun-751	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Under process
71	Canola	Super Canola	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
72	Canola	Sandal Canola	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
73	Canola	Rachna Canola	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Finalized
74	Canola	TM Canola	Oilseeds Research Institute, Faisalabad.	Under process
75	Rice	Tara-786	Tara Sciences Private Limited	Parked
76	Rice	Al Khalid Rice	Soil Salinity Research Institute	Finalized
77	Millet	Shahansha F1	Green Gold Agri Seeds, Faisalabad	Under process

78	Millet	Hercules F1	Green Gold Agri Seeds, Faisalabad	Under process
79	Mungbean	NIAB Mung 2021	Nuclear Institute for Agricultutre & Biology, (NAIB) Faislabad	Under process
80	Mungbean	Abbas Mung	Nuclear Institute for Agricultutre & Biology, (NAIB) Faislabad	Under process
81	Banana	NIGAB-1	NARC	Finalized
82	Banana	NIGAB-2	NARC	Finalized
83	Ryegrass	Greencall 2ho	United Trademark & Patent Service	Under process
84	Ryegrass	Green Call	United Trademark & Patent Service	Under process
85	Wheat	Fakhar-e-Bhakkar	Arid Zone Research Institute, Bhakkar.	Under process
86	Mungbean	AZRI-Mung-2018	Arid Zone Research Institute, Bhakkar.	Under process
87	Mungbean	AZRI-Mung-2021	Arid Zone Research Institute, Bhakkar.	Under process
88	Mungbean	Jumbo Mung	Arid Zone Research Institute, Bhakkar.	Under process
89	Wheat	Nishan	Arid Zone Research Institute, Bhakkar.	Under process
90	Rice	UKMRC-9	Nomatech Sdn Bhd	Under process

*Finalised cases are subject to publication of Journal.

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

*Question No. 120 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the number of rooms and standard rent in the FBISE Guest House, Islamabad indicating also the names, designations, duration of stay and charges paid by the officials who stayed there during the last three months?

Mr. Madad Ali Sindhi: There is only one guest house in the premises of FBISE, H-8/4, Islamabad. The guest house is primarily meant for use of the official guests of the Board including visiting delegates, BoG Members, guests from sister educational boards of the country, guests from the affiliated schools and colleges of FBISE on payment of standard rent. Total number of rooms is 10, consisting of Ground and 1st floor. Standard rent is as under:

Details	Rate (Per Day)
Official Guest of the Board	Free
Officer/official of FBISE	800/-
Officer/officials' Relatives/Family	2000/-
Officer/officials of other departments	3000/-
Open Booking -	3500/-

Persons stay in the room according to the occupancy of the available room(s). Total rent of Rs. 235,400/- has been received during last three months from 28 occupants for said the period. List of occupants is enclosed at Annexure-I.

Annexure-I

NAMES OF THOSE PERSONS RESIDING IN THE GUEST HOUSE DURING LAST THREE MONTHS

S. No.	Name	Month	Year	Amount
1.	Dr Aqib	June	2023	**2,000/-**
2.	Mr Abdul Hadi	June	2023	**6,000/-**
3.	Mr Muhammad Shahid	June	2023	**4,000/-**
4.	Mr Kashif Raza Siyal	June	2023	**12,000/-**
5.	Mr Qaiser Alam	June	2023	**12,000/-**
6.	Dr Sajid Ahmed	June	2023	**6,000/-**
7.	Mrs Gulnaz	June	2023	**8,000/-**
8.	Mr Shahid Mehmood	June	2023	**16,000/-**
9.	Mr Shahid	June	2023	**8,000/-**
10.	Mr Muhammad Atif	June	2023	**4,000/-**
11.	Mr Qaiser Alam	July	2023	**8,000/-**
12.	Mrs Wajiha Qamar	July	2023	**19,200/-**
13.	Mr Talal Javed	July	2023	**3,000/-**
14.	Mr Ali Asghar Jamali	July	2023	**4,000/-**
15.	Mr Shahid Mehmood	July	2023	**8,000/-**
16.	Mr Mumtaz Ali Khan	July	2023	**1,600/-**
17.	Mr Shahid Mehmood	July	2023	**4,000/-**
18.	Mr Khuram Masoud	July	2023	**18,000/-**
19.	Mr Usman	August	2023	**3,000/-**
20.	Dr Moeez	August	2023	**3,000/-**
21.	Mr Shahid	August	2023	**18,000/-**
22.	Mr Qaiser Alam	August	2023	**9,600/-**
23.	Mr Anus Rehman Shah	August	2023	**24,000/-**
24.	Mr Shahid	August	2023	**4,000/-**
25.	Dr Sajid	August	2023	**2,000/-**
26.	Mr Muhammad Amir	August	2023	**2,000/-**
27.	Mr Tariq Mehmood	August	2023	**24,000/-**
28.	Mr Abdul Khaliq	August	2023	**2,000/-**

Mr. Chairman: Any Supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: انہوں نے جو جواب دیا ہے، یہاں پر جو building بنی ہوئی ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں two floors ہیں، ground and first floor پر مشتمل building ہے، جو مہمان باہر سے آتے ہیں، یہ ہم نے ان کے لیے رکھا ہوا ہے، ہم یہ rent پر دیتے ہیں۔ انہوں نے تعداد بتائی ہے ہمیں تین سالوں میں -/235,400 کی آمدنی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سالانہ -/78,466 روپے بنتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ -/78,466 سالانہ میں تو اس کے اخراجات اور بھی بڑھیں گے، اگر مہمان اتنے نہیں آتے ہیں، انہوں نے لکھا ہے 28 مہمان آئے ہیں۔ ان کمروں میں تین سالوں میں صرف 28 مہمان ٹھہرے ہیں میرے خیال سے یہ حکومت کے لیے بہت نقصان ہے۔

جناب چیئرمین: جی معزز وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

جناب مدد علی سندھی: جناب یہ چیئرمین صاحب کا سرکاری مکان ہے لیکن وہ یہاں پر نہیں رہ رہے ہیں تو انہوں نے اس کو guest house میں تبدیل کیا ہے، اب تک تین مہینوں میں جن 28 لوگوں کو کرائے پر دیا گیا تھا اس کی تفصیلات اس میں شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا یہ regular guest house نہیں ہے، چیئرمین ہاؤس ہے؟ جی معزز سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: وزیر صاحب یہ چیئرمین ہاؤس ہے، اب تو آپ نے اس کو guest house declare کیا ہوا ہے، جواب میں آپ نے نہیں کہا کہ یہ چیئرمین ہاؤس ہے۔ دوسرا میری عرض یہ ہے کہ آپ نے تین سالوں میں 235400 کمائے ہیں تو آپ کیا ایوان کو بتانا پسند فرمائیں گے کہ اس میں عملے کی تعداد کتنی ہے اور تین سالوں میں حکومت کے اخراجات کتنے آئے ہیں؟

جناب چیئرمین: معزز وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

جناب مدد علی سندھی: جناب چیئرمین! Board میں تو ملازم کافی ہیں، اس میں دو نائب قاصد ہوں گے لیکن سینیٹر صاحب کو مکمل تفصیلات میسر کر دوں گا۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

*Question No. 121 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the details of audit paras made by the audit teams against the expenditures made by the Ministry of Foreign Affairs and its Missions Abroad during the last three years indicating also the amount involved, recovered, officers found involved in negligence and action taken against them in each case?

Mr. Jalil Abbas Jilani: Total 96 Audit Paras from Audit Reports for the year 2019-2020, 2020-2021 and 2021-2022 on the accounts of Ministry of Foreign Affairs have been considered by the Public Accounts Committee. Out of these 96 Audit Paras, 19 have been settled and work continues for the settlement of remaining paras. The amount pointed out by Audit is Rs. 13,962.478/- Million, out of which Rs. 723.58 Million is recoverable. So far, PKR 163.194 Million has already been recovered. Where there is evidence of irregularity or negligence, the Ministry proceeds against such individual as required under the relevant rules and regulations.

Mr. Chairman: Any Supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: اس میں وزارت خارجہ کی کل 13 ارب اور 96 کروڑ کا audit ہوا ہے، جس میں 16 کروڑ روپے برآمد ہوئے ہیں، جس میں یہ غبن ہو چکا تھا، باقی 13 ارب اور کچھ ابھی تک نہیں موصول ہوئے ہیں، وجوہات بیان کریں اور ذمہ دار افسران کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے اور یہ کب تک ان سے برآمد ہوں گے؟

جناب چیئرمین: معزز وفاقی وزیر برائے خارجہ۔

جناب جلیل عباس جیلانی (وفاقی وزیر برائے خارجہ امور): جناب چیئرمین! Ministry of Foreign Affairs نے اس سوال سے متعلق جو جواب submit کیا تھا، اس کے بارے میں میں معذرت کا طلبگار ہوں، معذرت اس لیے کہ Ministry of Foreign

جو Senate Secretariat کی طرف سے figures کو provide کیے گئے Affairs تھے ان میں صرف Ministry of Foreign Affairs سے related Audit Para کی detail نہیں تھی، انہوں نے کوئی تقریباً 8,10 وزارتوں کا جن کا Public Accounts Committee میں ذکر ہوا تھا، ان تمام کے figures mention کر دیے تھے۔ جناب چیئرمین! اصل میں حقیقت یہ ہے کہ Audit Para کی جو outstanding amount ہے وہ تقریباً 285 million rupees ہے اور اس 285 million rupees میں سے 93 million rupees جو وزارت خارجہ سے متعلق تھی وہ already recover ہو چکی ہے۔ جناب چیئرمین! میں ایک چیز کی وضاحت کرتا چلوں کہ یہ جو Audit Para بنتے ہیں یہ کوئی غبن یا اس قسم کا نہیں ہوتے، اس میں بے شمار کئی بار ہوتا ہے کہ documents properly provide نہیں کیے جاتے، کسی کی اگر medical treatment ہے تو آپ کو وہ ہسپتال سے پوری detail explanation لینی پڑتی ہے، اگر کسی افسر کی کسی embassy میں کوئی treatment ہوئی ہے، کوئی کینسر کی treatment ہوئی ہے، mostly یہ جو cases ہیں وہ اسی treatment سے related ہیں، اس کے بارے میں جب ہسپتال سے details مل جاتی ہیں تو ہم Public Accounts Committee کو provide کر دیتے ہیں and invariably most of these Para settle ہو جاتے ہیں، اگر کوئی ایسے Para رہ جاتے ہیں، جس میں کسی officer سے recovery ہوتی ہے تو وہ officers سے بھی recovery ہو جاتی ہے لیکن officers سے جو recovery ہوتی ہے اس کی جو amount ہوتی ہے وہ بڑی معمولی سی ہوتی ہے، اگر کسی نے telephone کا زیادہ استعمال کر لیا تو ہم اس سے recover کر لیتے ہیں، یا کسی نے کوئی TA bill زیادہ submit کیا جس میں amount زیادہ ہو تو ہم وہ کر لیتے ہیں لیکن یہ جو majority of the cases ہیں یہ officers and staff کے medical treatment سے related ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب، سپلیمنٹری۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ ابھی سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب کا سپلیمنٹری ہے، میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: وزیر صاحب سے میں سوال پوچھنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے خود ہی admitکرلیا کہ ان کا جو جواب ہے وہ صحیح نہیں آیا، یہ departmentsکی unfortunate ہے۔آپ دیکھیں جو سوال معزز سینیٹر صاحب نے پوچھا ہے کہ پچھلے تین سالوں کا، ان کا سوال 24 August 2023 کو آیا ہے، last financial year 2022-2023 بنتا ہے،departmentجواب میں 2019 سے لے کر 2022تک کا لکھتا ہے، پہلے توان کو financial yearسمجھ میں آنا چاہیے، اتنے بڑےdepartmentمیں بیٹھے ہیں۔ آپ نے نمبر تو خود ہی بتائے ہیں اب سوال کیا پوچھیں actuallyاس کی detailآنی چاہیے تھی، جتنے بھیAudit Parasہوں ان کی detail ہو، جیسے آپ دیکھیں یہ جو bookہمارے ہاتھوں میں ہے، آپ 134,142,146 سوال پر جائیں گے تو اس کی پوری detailہے۔ آپ کے جتنے بھی Audit Parasہیں اس کی detailsدیں، اس کے سامنے amount کتنی ہے، جو بھی افسران irregularitiesمیں شامل ہیں آپ نے ان پر کیا actionلیا، amountکیسے recoverکی؟ Departmentکو یہ چیزیں دیکھنا چاہیں۔ میں تو وزیر صاحب سے یہ چاہتا ہوں جن لوگوں نے یہ جواب بنایا ہے ان پر actionلیں کیوں کہ آپ کے پاس دو تین مہینے ہیں، ہمارا زیادہ حق بھی نہیں بنتا کہ آپ سے سوالات پوچھیں لیکن آپas a custodian چھ سات مہینوں کے لیے آئے ہیں۔ آپ لوگ، کم از کم منسٹری سے پوچھیں جو elected governmentsآتی ہیں وہ تو ویسے بھی کچھ نہیں پوچھتی۔ ہمارے پورے محکمے اسی وجہ سے تباہ حالی کا شکار ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب، کیا آپ نے سینیٹر صاحب کا point note کر لیا ہے؟ سینیٹر سیف اللہ ابڑو نے بہت اچھی suggestions دی ہیں۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ صاحب، آپ نے ایک supplementary question پوچھ لیا ہے، سپلیمنٹری سوال پر مزید سوال نہیں پوچھا جا سکتا۔ جی ٹھیک، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ اس کو کمیٹی میں کیسے بھجوائی۔ حاجی صاحب، یہ مسئلہ پہلے ہی حل ہو چکا ہے۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب، آپ کا سپلیمنٹری سوال کیا ہے؟

سینیٹر محسن عزیز: ایک تو بتایا جائے جو paras ابھی تک حل نہیں ہوئے اور settlement کے نزدیک ہیں تو انہیں دیکھ لیں کیونکہ اگر ابھی کچھ paras حل نہیں ہوئے تو انہیں settle کیا جا سکتا ہے، کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے، Audit paras تو آتے رہتے ہیں اور پھر وہی audit paras settle ہو جاتے ہیں۔ بہر حال میرا سوال اس بارے میں ہے کہ، میں ابھی اُن کا نام نہیں لے سکتا، لیکن اطلاع یہ تھی ہمارے بہت سارے Foreign Missions کو تین، چار مہینوں سے ملازمین کے تنخواہوں کی ادائیگی بر وقت نہیں مل رہی ہیں۔ ملازمین کی تنخواہوں کی تین سے چار ماہ کی pendency دیکھنے میں آئی ہے، بتایا جائے، کیا ملازمین کی تنخواہوں کی بر وقت ادائیگی کا معاملہ اب settle ہو گیا ہے؟

جناب چیئرمین: محترم وزیر برائے، خارجہ امور، پلیز۔

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ ضرور تھا، ہمارے کئی missions کو پچھلے تین ، چار مہینوں سے تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر ہو رہی تھی۔ اُس کی main reason ہمارے foreign exchange میں کمی تھی۔ اب یہ مسئلہ resolve ہو چکا ہے۔ اب تمام افسران کو بر وقت تنخواہیں مل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: میرا سوال نمبر 124 ہے۔

*Question No. 124 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state the names of persons who served as Presidents of Pakistan Hockey Federation since 2004 indicating also the educational qualifications, experience, skills and services in sport of each of them?

Minister for Inter-Provincial Coordination: As per available record following Presidents served at PHF since 2004 till to date and rest details/information desired by Ministry of IPC regarding Educational qualifications, experience skills and Services in sports collected from website are as under:-

S.#	Name of Presidents	Duration
01	Mr. Zafarullah Khan Jamali	23.09.2002 to 14.10.2008
02	Mr. Qasim Zia	15.10.2008 to 24.11.2013
03	Mr. Akhtar Rasool Chaudhary	25.11.2013 to 20.08.2015
04	Brig. (Retd) Muhamamd Khalid Sajjad Khokhar	27.08.2015 to 15.08.2023 (Suspended by PSB/Govt.)

1. Mir Zafarullah Khan Jamali:

Ex-Prime Minister of Pakistan, he got master's Degree in History from Government College, Lahore.

2. Mr. Qasim Zia

He is an Olympic Gold Medalist in the field Hockey and remained Member of Pakistan National Hockey Team during 1980-87; he served as President, Pakistan Hockey Federation.

3. Mr. Akhtar Rasool Chaudhary

A world-renowned hockey Olympian beside being an eminent educationist. He graduated from Government College Lahore. He retired from active hockey after winning Hockey World Cup, at Bombay in 1982. He remains active in hockey by coaching or training young players in Pakistan with the primary intention of promoting Pakistani hockey. He was awarded Pride of Performance, the highest civil award by the Pakistani Government, in recognition of his contributions to Pakistani hockey.

4. Brig. (Retd) Muhammad Khalid Sajjad Khokhar

He has been awarded Sitara-e-Imtiaz (Military)

جناب چیئر مین: آپ کا کوئی سپلیمنٹری سوال ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئر مین! میں نے پوچھا ہے کہ پاکستان ہاکی فیڈریشن میں خدمات دینے والے افراد اور اُن کی صدارت کی تفصیل دی جائیں۔ میرے سوال کے جواب میں بہت دلچسپ تفصیلات آئی ہیں۔ دیکھیں، ہمارے ہاں نوجوان اکثریت میں ہے۔ میں آتا ہوں۔ میں بالکل اپنے سوال کی جانب آتا ہوں اور میں to the point اپنی بات کروں گا۔

جناب چیئر مین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب، ادھر اُدھر کی کہانی نہیں چلے گی۔ آپ سیدھی بات کریں۔ سیدھی اور to the point بات کریں، پلیز۔

سینیٹر مشتاق احمد: ہمارے ملک میں سپورٹس کو بالکل نظر انداز کیا ہوا ہے اور بالخصوص ہاکی جو ہمارا قومی کھیل ہے اُس کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ آپ دیکھ لیں، آپ سوال کو دیکھ لیں اور جواب دیکھیں۔

جناب چیئر مین: وہ ہو گیا تھا۔

سینیٹر مشتاق احمد: آپ دیکھیں، ظفر اللہ جمالی صاحب ہاکی فیڈریشن کی صدارت پر 2008 تک رہے ہیں، قاسم ضیاء صاحب اور پھر اختر رسول صاحب اور اُن کے بعد بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب تعینات رہے ہیں۔ آپ دیکھیں، بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب تقریباً آٹھ سال تک بطور صدر، پاکستان ہاکی فیڈریشن تعینات رہے ہیں۔ جناب چیئر مین، آپ جواب میں دیکھ لیں اُن کی خدمات کیا ہیں؟ اُن کی خدمات میں لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئر مین: سینیٹر مشتاق احمد! جواب تمام ممبران کی ٹیبل پر موجود ہے۔ ابھی، آپ کا سپلیمنٹری سوال کیا ہے؟ آپ اپنا سپلیمنٹری سوال پوچھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: اُن کی qualification میں لکھا گیا ہے کہ انہیں ستارہ امتیاز (ملٹری) سے نوازا گیا ہے۔ آپ بتائیں کہ ہاکی کا اور ستارہ امتیاز ملٹری کا آپس میں کیا تعلق ہے، میں اس کو نہیں سمجھ پا رہا؟ اب انہیں suspend کیا جا چکا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کن جرائم کی بنیاد پر انہیں suspend کیا گیا ہے، سوال نمبر ایک۔ میرا دوسرا سوال، ان کے آٹھ سالوں میں ہاکی فیڈریشن کے لیے کیا خدمات ہیں۔ بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب کی خدمات کے بارے میں ہمیں آگاہ کریں؟

جناب چیئرمین: جناب مرتضیٰ سولنگی صاحب، وفاقی وزیر برائے پارلیمنٹری افیئرز، پلیز۔

جناب مرتضیٰ سولنگی: جناب چیئرمین، نیشنل سپورٹس پالیسی کے تحت صدارت کی میعاد کا دورانیہ چار سال ہوتا ہے۔ بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب دو مرتبہ منتخب ہو چکے ہیں اور قانون کے تحت دو مرتبہ سے زیادہ بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر منتخب نہیں ہو سکتے لیکن بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر، ہاکی فیڈریشن میں اُس عہدے پر براجمان رہے اور اسی وجہ سے حکومت نے انہیں عہدے سے معطل کیا۔ انہوں نے عدالت کا سہارا لیا اور پچھلے ہفتے اُن کی درخواست ختم ہو گئی تھی اور معاملہ settle ہو گیا ہے۔ حکومت نے اس مد میں فیصلہ کیا ہے اور ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اب کمیٹی کے تحت ایک نئے الیکشن کا انعقاد کیا جائے گا اور اس طرح نئے صدر کے انتخاب کا مرحلہ مکمل ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال پوچھا جا رہا ہے اور آپ سے پہلے اُن کا نمبر ہے۔ سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب، پلیز۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: آپ کا بہت شکریہ۔ جناب، میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ selection کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں اور بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب جن کی تعیناتی کے بارے میں سینیٹر مشتاق احمد نے پوچھا ہے۔ بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب تقریباً آٹھ نو سال تک تعینات رہے ہیں پھر انہیں suspend کر دیا گیا، پتا نہیں اُن کا جرم کیا تھا اور خدمات کیا تھیں۔ ایوان کو بتایا گیا کہ انہیں ستارہ امتیاز ملٹری سے نوازا گیا تھا، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اُن کی citation کے بارے میں ایوان کو آگاہ کر دیا جاتا وہ کس وجہ سے ملا تھا، کچھ تو بتاتے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ ہاکی کے زوال پر جو برس ہا برس سے ہمارا مقدر بن چکا ہے، کیا اُس پر بھی کوئی کمیٹی اور تحقیقات یا اس فیڈریشن کی کارکردگی پر بھی کوئی غور اور فکر کیا جا رہا ہے؟ حال ہی میں، کیونکہ اسی وزارت سے تعلق رکھنے والا ایک معاملہ ہے کہ کرکٹ میں ہمارا debacle ہوا ہے، اُس بارے میں بھی کوئی کمیٹی تشکیل دی جائی گی، کیا اس بارے میں بھی کوئی غور و فکر اور تحقیقات ہوں گی یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جناب مرتضیٰ سولنگی صاحب، وفاقی وزیر برائے پارلیمنٹری افیئرز، پلیز۔

جناب مرتضیٰ سولنگی: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب نے معطل صدر، بریگیڈیئر محمد خالد سجاد کھوکھر صاحب کو جس اعزاز سے نوازا گیا تھا، اس بارے میں بات کی، سینیٹر صاحب نے اس

بارے میں citation مانگی ہے تو اس کے لیے بہتر ہو گا کہ اس بارے میں ایک fresh سوال کیا جائے اور پھر متعلقہ وزارت دفاع، اُس کا جواب دے سکتی ہے۔ اُن کا سوال ہماری وزارت سے متعلق نہیں ہے۔ البتہ اُن کی کرکٹ کے بارے خواہش ہے، تو یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ اس وقت ایک عبوری کمیٹی کا قیام کیا جا چکا ہے اور اُن کے پاس محدود اختیارات ہیں۔ میرا خیال ہے، بہتر ہو گا ہاکی اور کرکٹ کے حوالے سے کوئی تفصیلی بحث کی جائے تاکہ ایوان کی سفارشات کو ہم وزیر اعظم تک پہنچا سکیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب اس کو سینیٹ کے tools کے تحت دیکھ لیں۔
سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ، آپ کا سپلیمنٹری سوال ہے؟

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب، میں آئی پی سی کی کمیٹی کا حصہ تھی۔ میری ایک ناقص observation ہے کہ جتنی بھی Olympic Associations ہیں چاہے وہ ہاکی فیڈریشن ہو، چاہے فٹبال ہو اور کرکٹ بورڈ ہو، ان تمام میں ایک اجارہ داری ہے اور ان تمام کی آپس میں ایک بندر بانٹ ہوتی ہے۔ انہی کو فائدے ملتے ہیں جو کوئی بھی صدر اور دیگر عہدوں پر لوگ الیکٹ ہوتے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ جو game itself ہے اس کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دی جاتی۔ ہمارے جو sportsmen, Olympics میں شرکت کے لیے جاتے ہیں، میں کہنا چاہوں گی کہ نہ تو اُن کے پاؤں میں جوتی ہوتی ہے اور نہ ہی اُن کے تن پر tea-shirt ہوتی ہے، وہ مانگے کے کپڑے پہن کر شرکت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میڈم، آپ کا ابھی سوال کیا ہے؟

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: میرا سوال ہے کہ پلیز آپ اس پر ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لائیں، اب صرف سینیٹ ہی رہ گئی ہے۔ جناب عالی! ہمیں ان تمام فیڈریشن کے اوپر، we need to sit down ان سے سوال کیے جائیں اور ان کے فعال ہونے پر ان کے الیکشن کے حوالے سے اگر کوئی کام اس ایوان میں، ہماری موجودگی میں ہو جائے جو کم از کم controversial نہ ہو۔ ہم پوری طرح جانچ پڑتال کر کے اپنے ملک کی سپورٹس میں بہتری کے لیے کام کر سکیں۔ میں کہنا چاہوں گی کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر یہ تمام بحث اور کوشش ضائع ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: جناب مرتضیٰ سولنگی صاحب، وفاقی وزیر برائے پارلیمنٹری افیئرز، پلیز۔

جناب مرتضی سولنگی: سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ کی تشویش بالکل بجا ہے۔ میں چاہوں گا، جو بھی اُن کی اور اس ایوان کی تجاویز ہیں وہ ہم تک پہنچائیں لیکن جن مشکلات اور بحران کے متعلق ہمارے متعدد معزز سینیٹرز نے تشویش کا اظہار کیا ہے چاہے وہ کرکٹ ہو، چاہے ہاکی ہو تو میں اُن کی خدمت میں شعر پیش خدمت ہے کہ؛

وقت کرتا ہے پرورش برسوں

حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔ محترم، سینیٹر دوست محمد خان صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔ کیوں؟ سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب، ہاکی کے زوال کا معاملہ، اگر آپ اس کو کمیٹی میں بجھوادیں۔ یہ ایک بہت اہم معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب، آپ اپنا next سوال پوچھیں، پلیز۔ جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: میرا سوال نمبر 133 ہے۔

*Question No. 133 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for National Health Services, Regulation and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that pharmaceutical companies have recently further increased the prices of life saving drugs, if so, the reasons thereof; and

(b) whether it is also a fact that the Government has recently increased taxes and duties on drugs, if so, the steps being taken to control the prices of medicines?

Reply Not Received

جناب چیئرمین: آپ کا سپلیمنٹری سوال کیا ہے؟

سینیٹر مشتاق احمد: جواب وہ دے ہی نہیں رہے۔ جناب چیئرمین، اس کا کوئی جواب حکومت کے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ہم اس کو ابھی defer کر دیتے ہیں اور منسٹری سے اس کا جواب طلب کرتے ہیں، جب تک منسٹر صاحب بھی واپس آ جائیں گے۔ سینیٹر مشتاق احمد، آپ کا بہت شکریہ۔ ہم اس کا جواب لے لیتے ہیں۔ سینیٹر دوست محمد خان صاحب، ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ آگے کون سا سوال ہے؟ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب، جی حاجی صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب چیئرمین، میرا سوال نمبر 135 ہے۔

*Question No. 135 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Private Educational Institutions Regulatory Authority regulates and fixes the fee for private schools in Islamabad Capital Territory, if so, the maximum fee fixed for O and A levels; and

(b) the steps taken against those private schools found involved in violation of the said regulation during the last three years?

Mr. Madad Ali Sindhi: (a) In pursuance to Section 4(c) and 5(b) of ICT - PEIRA Act No. XI of 2013, ICT-PEIRA has been empowered to regulate and fix the fees of private schools of Islamabad.

The enabling Rules of Private Educational Institutions (Registration and Fee Determination) Rules, 2016 for fee fixation and determination i.e. Rule 36 and Rule 37 and mechanism defined as criteria and financial model as set out in Schedule-V and Fee increase proposal (FIP) are struck down by Honourable Islamabad High Court (IHC). In this regard, ICA has been filed and still not decided. The ICA is fixed for hearing on November 11, 2023.

In pursuance of Judgement of Honourable IHC vide Writ Petition No. 22/4/2019, ICT-PEIRA has formulated

and issued Fee Determination Policy for PEIs in ICT, while seeking a benchmark guideline from Judgements of August Supreme Court of Pakistan and Honourable Islamabad High Court (Annex-A).

However, the said policy has also been challenged by private schools in the Honourable Islamabad High Court and the matter is subjudice with the directions that no coercive measure shall be adopted, in pursuant to the policy impugned.

Dues charged by private schools of Islamabad for O and A level are under Rules of ICT-PEIRA to the extent of tuition fee only. Furthermore, Registration, Examination and Logistic Cost/ fees for O and A level is linked with the concerned Foreign Examining Bodies in accordance with currency rate fluctuations and directly charged by concerned foreign examining body which does not come under the purview of ICT-PEIRA.

(b) The complaint cell has been established in ICT-PEIRA and working pro-actively 24/7 to resolve the issues/ complaints raised by the students / teachers / parents / guardians of Islamabad Capital Territory.

Complaints regarding fee increase more than 5% annually are dealt/redressed according to above mentioned Fee Determination Policy and being resolved accordingly.

Annexure-A

Preamble

The fee determination of Private Sector Schools has been a longstanding issue between the regulators and private schools across Pakistan. The regulators have been in the state of dilemma when the public demands for, regulation of fees in private schooling, whereas, the private schools (which are being run under private limited companies etc.) see such move as a threat to the essence of a private enterprise. However, maintenance of a balance was crucial for designing a regulatory framework, by employing a realistic and flexible approach. Recently, the Supreme Court of Pakistan and Islamabad High Court also issued guiding principles for fee-determination by the regulators, while protecting the rights of private enterprises, entrusted under Article 18 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

Whereas, keeping in view the extent of litigations by the private sector schools and in order to address their valid concerns while keeping the spirit of a privately owned setup PEIRA affirmed its commitment to develop a consensus in order to establish policy-ownership by PEIs, through engaging with all stakeholders (including representatives of PEIs and parents/ students) in the policy-making process, for which high-level consultative meetings were also held.

Therefore, the "Policy Guidelines for Fee-Determination of PEIs" in Islamabad Capital Territory have been devised while maintaining a balance, keeping in account the *quality of education* and *other facilities being offered* by school with a reasonable return over the referred expenses.

Fee-Determination Policy for PEIs in ICT

1. Background & Mandate

The Private Educational Institutions Regulatory Authority- PEIRA is mandated (through the *Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013* of the Parliament) to regulate fee of private educational institutions- PEIs. In purview of Section 4 (c) and Section 5 (a), (b) of the Act, PEIRA is mandated to regulate fee charged by PEIs (*up to higher secondary level or equivalent*) operating in Islamabad Capital Territory- ICT.

The function of fee determination requires to be performed according to regulatory provisions and judgements passed by the Honorable Courts of Law in different petitions, to develop a rationalized and comprehensive fee-determination policy.

Accordingly, in view of the concerns frequently raised by stakeholders including parents, schools' owners and students at various forums, all stakeholders were involved in the process of developing a transparent and quality-oriented fee-determination policy. These "Policy Guidelines for Fee-Determination of PEIs in ICT" are developed in order to make the fee-determination process based on rationality and transparency, which may also be adopted by provincial set-ups as "good practices" in the national context.

3. Principles for Fee-Determination in context of Judicial Verdicts

The issue of high fee charges has been raised by public at large and discussed extensively in various Courts of Law. Previously, the Supreme Court of Pakistan - SC (in year 2018) took up the matter and issued the order for fee-determination by the regulators[1]. In pursuance to this, PEIRA issued notices/ directives to PEIs for fee-determination which were challenged in Islamabad High Court- (IHC) by various private schools' associations, based on the question of pertinence of SC's decision with private schools operating in ICT.

3.1. Misconception in ICT about Supreme Court's 2019 Judgement on Fee Determination

The Honorable Islamabad High Court (IHC), disposed-off the petitions[2] while referring to the SC's afore-stated decision as: -

"Judgement pertains to fixation and regulation of fee with respect to private educational institutions of Punjab and Sindh and directions were made by the august Apex Court for regulation of fee in accordance with the Rules framed under the statute governing the Institutions", **and that**

"Since statutory provisions of Punjab and Sindh are different from the Islamabad Capital Territory, ***hence strict adherence to the guidelines and directions may not be practicable but as stated above guidance can be sought while regulating fee of private educational Institutions in ICT".***

[1] Ref. C.A No. 1095-1097 and 1021- 1026 of 2018- *Judgements dated June 12 and September 09 of the year 2019.*
[2] Ref. W.P. No. 2274 of 2019- *Judgement dated February 28 of the year 2020.*

F. 1-4/MoFE&PT/PEIRA/P&C/FD/2020/4092
Ministry of Federal Education & Professional Training (FE&PT)
Private Educational Institutions Regulatory Authority (PEIRA)

*****

Islamabad: August 06, 2021

Subject: **Fee-Determination Policy for PEIs Operating in ICT**

This is with reference to the judgement of the Honorable Islamabad High Court (IHC) on W.P. No. 2274 of 2019 dated February 28, 2020, in pursuance to which ICT-PEIRA initiated the process for developing a transparent and comprehensive fee determination policy for PEIs- *private educational institutions* in ICT- *Islamabad Capital Territory*, in accordance with its mandate.

2. Keeping in view the background of fee-determination issue, previous litigations, parents' and school owners' valid concerns, ICT-PEIRA made efforts to devise a sustainable solution to the issue of fee-determination, based on rationality and transparency, through a participatory approach, wherein, all stakeholders including parents and PEIs' representatives were given due representation through various consultative sessions and meetings.

3. Therefore, in pursuance of functions and power enunciated under Section 4 (c) and Section 5 [1.] (a), (b) of the *Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013*, ICT-PEIRA is pleased to announce that after extensive revisions, the **"Fee-Determination Policy for PEIs in ICT"** has been approved, and, hereby notified for compliance by all private educational institutions (up to higher secondary level or equivalent) operating in Islamabad Capital Territory (e-copy of the Policy is also available at https://peira.gov.pk/downloads-3/).

4. This issues with approval of the Competent Authority, in exercise of powers conferred under Section 7 [2.] of the *Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013*. Failure to comply with the above-mentioned shall ensue initiation of appropriate action against the defaulter institution, as mandated under Section 16 and 19 of the *Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Registration and Regulation) Act, 2013*.

6/8/2021

Muhammad Javed Iqbal
Secretary (ICT-PEIRA)

To
The Principal/ CEO/ Owner
All Private Educational Institutions Operating in ICT

Copy (for information) to:
i. PSO to the Minister for Federal Education and Professional Training
ii. P.S to the Secretary for Federal Education and Professional Training
iii. P.S to the Additional Secretary for Federal Education and Professional Training
iv. P.S to Chairperson (ICT-PEIRA)

4. Framework for Fee-Determination of PEIs

In due consideration of PEIs' increase in cost of running an educational setup (*owing to diminution in the value of rupee*), and any additional facilities made available at a specific campus, a PEI may charge and increase fees (annually), subject to compliance of provisions set by PEIRA.

4.1. Baseline Fee Structure

All PEIs shall charge fee as per the rates which were being charged during the Academic Session 2016-17, as per record and other documentary evidence.

4.2. Provisions for (Annual) Increase in Fee

A PEI operating in ICT may increase fee (on annual basis only) while ensuring that the increase in rates of fee charged shall not exceed five percent, per annum (from the year 2017 and onwards).

4.3. Provisions for Beyond Five Percent (Annual) Increase

Any institution demanding more than five percent annual increase shall be required to establish a case, based on rationality and keeping in view the extra-ordinary/ additional *facilities available* and the *quality of education* in a PEI. However, the beyond five percent increase in fee shall range from six to eight percent (on annual basis).

4.4. PEIs' Obligations to Ensure Transparency in all Financial Matters

The charge of fee is considered to be based on an agreement between a PEI's management and the student/ guardian. Therefore, a PEI shall be bound to duly declare all fee structure, school's internal policy (if any), and other charges to parents/ guardians prior to granting admission and to maintain transparency in sharing of fee structure including monthly fee, tuition fee, annual charges, development charges or any other charges. These charges shall be clearly communicated so that the parents/ guardians and students can make an Informed Decision to seek admission in appropriate institution as per their educational needs and affordability. Accordingly:-

a. The annual increase in fee (ranging from one to five percent) must be done under intimation to PEIRA and extra-ordinary annual increase in fee shall be subject to prior permission of PEIRA.

b. There shall be no increase in fees at any level, during an ongoing academic session. Whereas, the PEIs shall charge fees on monthly basis only. In case of late fee submission, the school may waive-off late fee charges (fine), however, the imposition of fine shall be as follows:-

    i. In case of fee due in 30 days' bracket, the fine shall not exceed 5 percent of the actual fee.

    ii. In case of fee due in 60 days' bracket, the fine shall not exceed 10 percent of the actual fee.

    iii. Whereas, in case of fee due for 60 days or more, the cases shall be dealt correspondingly.

4.4.2 Prohibition on Provision of Uniform, Textbooks and other Stationery Items etc. through Specific Vendors

The establishment of private sector enterprises is based on the essence of competition. However, the practice of compelling students to buy school items from specific vendors/ shops is tantamount to profiteering by private schools, which results in socio-economic imbalances across the society (burdening parents and adversely affecting market forces i.e. independent uniform/ booksellers etc.). Therefore, following shall be obligatory for PEIs in ICT:-

a. No PEI is authorized to compel parents/ students to purchase uniform, textbooks and other stationery items etc. from specific vendors (including supplies from schools' shops).

b. Notebooks with printed logos and embroidered/ stitched/ printed uniform badges shall be strictly prohibited. However, school branding (*logo*) shall only be done through pin badges and stickers etc. for notebooks (if required).

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے،آپ کا اس بارے میں کوئی سپلیمنٹری سوال ہے۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جی چیئرمین صاحب۔ میں نے سوال پوچھا تھا، یہ تو بہت لمبا چوڑا سوال ہے لیکن میرا سپلیمنٹری سوال پرائیویٹ سکولز کی فیس سے متعلق ہے۔ جو ان کی فیس مقرر کرتے ہیں اس کی موجودہ صورت حال کیا ہے۔ موجودہ فیس کیا ہے؟ اور کیا یہ فیس زیادہ مقرر کرتے ہیں یا پھر کم کرتے ہیں؟۔ کیا تمام پرائیویٹ سکولز اپنی مرضی سے فیس متعین کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں؟ کیا اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا جاتا ہے؟ کیا اس میں کوئی consultation کی جاتی ہے؟ کیا ان فیسوں کی مد میں کوئی relaxation کی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب، کیا regulators اس کو decide کرتے ہیں یا پھر اس کا فیصلہ متعلقہ سکول انتظامیہ خود کرتی ہے؟

جناب مدد علی سندھی: چیئرمین صاحب! اس سلسلے میں education department کے ماتحت ایک ادارہ ہے PEIRA, وہ اس کو regulate کر رہا ہے۔ میں نے خود اس بات کے پیش نظر کل ہی ایک meeting بلائی تھی کہ private schools اپنی مرضی سے fees charge کرتے ہیں۔ تو مجھے بتایا گیا کہ private schools court میں چلے گئے ہیں۔ چونکہ اب معاملہ کورٹ میں ہے اور انہیں stay order بھی مل گیا ہے۔ میں نے اس meeting میں بتایا ہے کہ آپ ہماری طرف سے ایک اچھا وکیل کریں اور کورٹ کو بتائیں کہ والدین بہت پریشان ہیں۔ Private schools اپنی مرضی سے fees بڑھا دیتے ہیں، books اور dress اپنی مرضی سے لیتے ہیں۔ اس معاملے میں میری کافی والدین سے بھی بات ہوئی ہے اور میں نے دو تین مرتبہ بذات خود ان private schools کو کہا بھی ہے۔ لیکن میں اس سلسلے میں ان کی تجویز کو بالکل مانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں اس پر ان شاءاللہ action لوں گا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Mohsin Aziz, supplementary please.

سینیٹر محسن عزیز: جناب یہ private educational institutions کے حوالے سے جو سوال ہوا ہے، اس میں میرا سوال اس امر پر مبنی ہے کہ، ایک جو public sector میں سرکاری سکول ہیں، ان کا تعلیمی ماحول صحیح نہیں ہے۔ دوسری طرف private schools اپنی من مانی fees لے رہے ہیں اور تیسری بات یہ ہے کہ ان کا ماحول بہت خراب ہو چکا ہے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ اس کو regulate کرنے کے سلسلے میں آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ ایک تو وہاں تعلیمی ماحول خراب ہے لیکن جو cultural ماحول ہے میں اس کی details میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ اب وہاں بہت زیادہ خرافات شروع ہو چکی ہیں۔ ان کو بھی control کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education, please.

جناب مدد علی سندھی: چیئرمین صاحب! میں اگر اس بات کی تفصیل میں جاؤں تو بات لمبی ہو جائے گی تو پھر کہیں گے کہ تمہاری بات نہیں، بات ہے زمانے کی۔ میں یہ بات کہتا آ رہا ہوں

کہ میں ہماری ماضی کی حکومتوں نے سرکاری سکولوں پر توجہ دینی بند کر دی ہے۔ اس وجہ سے سرکاری سکولوں کا معیار تو اپنی جگہ پر، لیکن اس کے مقابلے میں private schools ایک عجیب صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اب یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو ہم حل کریں گے۔ اب انہوں نے جس سکول کا ذکر کیا ہے میں اس کے لیے کسی کو مقرر کرتا ہوں کہ اس کا معائنہ کرے۔ اب سکولوں کی اتنی ابتر حالت ہے کہ private schools میں، جیسے آپ کو پتا ہے، اب تو منشیات بھی چلتی ہیں۔ میں نے اس کی آگہی کے لیے workshop کروائے ہیں اور IGP سے بھی بات کی ہے کہ یہ چیز کیسے آتی ہے۔ اس کے کافی مسائل ہیں اور ہماری عبوری حکومت اپنے مختصر وقت میں کسی اچھی چیز کی بنیاد ڈال کر جانا چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Fawzia Arshad, supplementary please

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب آپ چیئرمین ہیں Standing Committee کے۔ کمیٹی میں کر لیں۔ جی Thank you خود ادھر کمیٹی میں سوال پوچھتے ہیں اور اب ادھر بھی سوال پوچھتے ہیں، عرفان صدیقی صاحب۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: بہت شکریہ چیئرمین صاحب! میرا جو supplementary concern and question ہے وہ یہ ہے کہ PEIRA regulatory system کے تحت تو ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ private schools میں ہمارے بچے جب A-Levels and O-levels کے examinations میں بیٹھتے ہیں تو ان کا examination fee structure روز بروز بہت زیادہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اب اس کو بھی ہمیں control کرنا ہوگا کیونکہ Cambridge, Oxford and British Council والے لوگ بالکل فرعون بنتے جا رہے ہیں۔ یہ بات میں اپنے experience سے کہہ رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: میڈم آپ اپنا supplementary سوال بتائیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: Supplementary question یہ ہے کہ باہر کے ادارے جیسے British Council جو A-Levels and O-Levels پاکستان میں کرواتے ہیں ان کے اوپر بھی کوئی روک تھام ہونی چاہیے۔ وہ اپنی مرضی سے پیسے بڑھا دیتے ہیں اور اس کے علاوہ جو

سوالات وہ امتحان میں دیتے ہیں، ان questions پر especially ایک survey بھی ہوا ہے اور یہ میرا experience ہے اور اس کا میں حصہ بھی ہوں کہ پاکستان کے لیے امتحان میں جو questions پوچھے جاتے ہیں وہ بہت سخت ہوتے ہیں and they do not follow the syllabus. اس کے پیچھے منطق یہ ہے کہ ان امتحانات کے لیے ایک لمبی چوڑی fees ادا کرنا ہوتی ہے اور اس معاملے میں پاکستان ان کے لئے ایک بہت زیادہ lucrative country ہے جہاں سے یہ اچھی کمائی کرتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ بچے فیل ہوں اور یہ دوبارہ دوبارہ apply کرتے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی. Honourable Minister for Federal Education. میڈم آپ نے پوری calling attention پڑھ دی۔ آئندہ آپ specific سوال کیا کریں please.

جناب مدد علی سندھی: جہاں تک fees کی بات ہے، ہم نے اس میں ایک petition داخل کی ہے جس کا 30 November تک فیصلہ ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ، جیسا میڈم نے بھی private schools میں Cambridge اور دیگر کا ذکر کیا، میں نے اس سلسلے میں ایک meeting بلوائی ہے تو اس پر ان شاءاللہ کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Azam Nazeer Tarar, supplementary please.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: بہت شکریہ چیئرمین صاحب! اس معاملے پر میں تھوڑی وضاحت کر دوں کہ ہمیں یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ تعلیم ایک صوبائی مسئلہ ہے اور اس میں چاروں صوبوں نے fees کو structure کرنے کے لیے قانون سازی کی ہوئی ہے۔ تو میں وزیر تعلیم سے صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ صوبائی حکومتوں سے رابطہ کرکے ان کی fees structure کی committees جو پہلے سے district level and divisional level پر بنی ہوئی ہیں، ان کو فعال کر دیں۔ ایسا لگ رہا ہے کہ وہ بہت عرصے سے فعال اور متحرک نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education, please.

جناب مدد علی سندھی: بہت شکریہ جناب۔ آپ کی بات بالکل درست ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے بعد تعلیم کا شعبہ صوبوں کے حوالے ہے۔ میں تمام صوبوں میں گیا ہوں اور میں نے اس مسئلے پر ان سے بات بھی کی ہے۔ ابھی میں نے تمام صوبائی وزرائے تعلیم کی meeting بھی بلوائی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے دو کروڑ بچے out of schools ہیں۔آپ دیکھتے ہیں وہ گھروں میں، کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ کبھی نہ کبھی کسی لڑکی کو مار دیا جاتا ہے، کہیں ہاتھ پاؤں توڑ دیے جاتے ہیں۔ تعلیم کا شعبہ بہت اہم ہے اور اس میں اتنے مسائل ہیں کہ میں خود حیران رہ گیا ہوں کہ ماضی میں ان کا حل کیوں نہیں نکالا گیا۔ بہر حال میں پوری کوشش کر رہا ہوں اور اگر آپ کا تعاون رہا تو ہم اس سلسلے میں کافی کام کر جائیں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Mohsin Aziz please.

*Question No. 138 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the achievements and performance of Institute of Strategic Studies during the last 3 years?

Mr. Jalil Abbas Jilani: Established in 1973, the Institute of Strategic Studies Islamabad (ISSI), is an autonomous, non-profit research and analyses organization affiliated with the Ministry of Foreign Affairs. The purpose of the Institute is to foster dialogue, understanding and collaboration amongst scholars, policymakers, and other stakeholders. During the last three years i.e., 2020-23, the ISSI registered a quantitative surge and qualitative improvement in all three streams of its work research, discourse, and policy inputs to the government. In terms of policy discourse the Institute organized 581 events during 2020-2023, which includes 5 Conferences, 21 Seminars, 24 Public Talks, 82 Webinars/Web Talks/Web Celebrations, 34 Roundtables, 60 Online Panel Discussions, 100 In-House

Meetings; 29 Book Launch/Report Lunch, 6 Tuesday Dialogue, 4 Think Tanks Meetings„ 12 Bilateral Dialogue, 5 Centre Inaugurations, 13 Advisory Board/ Review meeting, 24 MoU, 3 Monday Retreats, 32 Visits, 4 Workshops, 3 Thought Leaders Forum, 6 Grand National Dialogue, 3 Islamabad Security Dialogue, and 65 informal discussions.

2. From 2020 to date, the ISSI has published 11 journals including 60 articles. Besides Strategic Studies, the Institute has published over 407 issue Briefs, periodically published 14 additions of Pivot Magazine, 7 Books, 5 Islamabad papers and 8 Special Report. All of which are available at ISSI's website at www.issi.org.pk.

3. During the period under review, the ISSI signed Memorandums of Understanding (MoUs) with over 40 institutes and think tanks in 25 countries. Under these. MoUs, the Institute held bilateral dialogues, hosted scholars from partner institutes and organized joint seminars and conferences with them. These arrangements facilitated research visits of the Institute's research faculty to foreign institutions.

4. The ISSI provides inputs to MoFA and other Govt depts through formal and informal. ways consisting of policy/issue briefs, takeaways of conferences/ Dialogues and also when sought by MoFA on specific issues. The Institute also shares its inputs with Parliamentary Committees when sought by these including those relating to foreign affairs.

جناب چیئرمین: Answer taken as read. Supplementary کریں

جی۔

سینیٹر محسن عزیز: ایک تو میں ڈر گیا کہ یہ تو میں نے Institute of Strategic Studies کا لکھا تھا، یہ انہوں نے ISSI لکھ دیا ہے۔ یہ مجھے مرواتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب question کریں please.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! یہ بات میں نے مذاق میں کہہ دی ہے، میرا سوال یہ تھا کہ Institute of Strategic Studies اس میں کتنے think tanks اور باقی لوگ کام کر رہے ہیں اور ان کی سالانہ یا ماہانہ salary کیا ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Foreign Affairs, please.

جناب جلیل عباس جیلانی: چیئرمین صاحب! Institute of Strategic Studies ہماری Ministry of Foreign Affairs کا ایک think tank ہے جو کہ 1974 میں establish ہوا تھا۔ It is headed by a Director General who is basically very well qualified to lead this institution. اس کے اندر تین چار important centers بھی بنائے ہوئے ہیں۔ ایک چائنہ سنٹر ہے، ایک Central Asian Republic سے related Centre ہے اور ایک Asia Pacific سے related centre بنایا ہوا ہے ۔ اس Institute of Strategic Studies کا مقصد یہ ہے کہ یہ نہ صرف seminars hold کرتے ہیں تاکہ local and international scholars and experts کے درمیان ایک interaction build کیا جاسکے ۔ ان کے پوری دنیا میں بے شمار think tanks کے ساتھ linkages ہیں۔ یہ ہماری Ministry of Foreign affairs and other security agencies کے لئے بھی research work کرتے ہیں۔ جب بھی ہم نے کوئی policy options develop کرنی ہوتی ہیں، تو ہم Institute of Strategic Studies کو اس کا task دیتے ہیں کہ اس کے بارے میں in-depth analysis کر کے ہمیں inputs دے۔ وہ inputs ہمارے اور باقی اداروں کے بہت کام آتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس میں کتنے think tanks اور باقی لوگ کتنے پیسوں میں کام کرتے ہیں ، وہ information میں آپ کو بہت جلد provide کر دوں گا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Danesh Kumar, supplementary please.

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب اس ادارے کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اس meeting میں ہم بھی شریک ہوئے ہیں اور کئی دفعہ آپ کو بھی invite کیا گیا ہے۔ آپ کے behalf پر بھی ہم نے کیا ہے۔ منسٹر صاحب یہاں ایک person ہے جنہوں نے ہمیں بتایا ہے کہ دنیا کے ہزاروں think tanks ہیں، جن کی international ranking میں ہمارے think tank کا نمبر اسی ہے۔ اتنی بڑی achievement آپ نے یہاں ہم سے کیوں چھپائی؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Foreign Affairs, please.

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب والا! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ ہزاروں کی تعداد میں international think tanks موجود ہیں اور ہمارے لیے یہ بہت فخر کی بات ہے کہ ہمارا think tank اسیویں نمبر پر آتا ہے جو rating میں ایک بہت اچھا نمبر ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Zarqa Suharwardy Taimur, supplementary please.

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب! یہ سب کچھ سن کر بہت خوشی ہوئی۔ میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ پاکستان میں اور بالخصوص اسلام آباد میں ہمارے بہت سارے think tanks ہیں۔ چونکہ میں Foreign Affairs Committee کی رکن ہوں اور ہمارے پاس بہت سے suggestions ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک ہمیں include کیا جاتا رہا ہے اور ایک Margalla Diallouge ابھی پھر ہوا ہے لیکن پچھلے تین سالوں سے ہمیں یکسر ignore کیا جاتا ہے، ہمارے پاس بہت سے suggestions ہوتے ہیں۔ We are all Pakistani ہم پاکستان کے لیے یہاں پر آئے ہوئے ہیں، آپ ہمیں موقع دیجیئے، ہم اپنا سارا کام چھوڑ کر یہاں پر contribute کرنے کے لیے آتے ہیں، آپ لوگوں کو موقع دیں۔ آپ rotation پر رکھیں، please, ہمیں کوئی liberation or appropriation وغیرہ نہیں ملتی تو میں ان سے honourable, very kind Minister for Foreign Affairs

پہلے بھی یہ کہہ چکی ہوں، آپ ہمیں موقع دیں، ہم اپنی contribution کریں، ہم یہاں آپ کے لیے اور ملک کے بیٹھے ہیں تو براہ مہربانی موقع دیجیے۔

جناب چیئرمین: میڈم آپ کی بہت اچھی suggestion ہے۔ جی معزز وزیر صاحب۔

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب چیئرمین! ان کا یہ بہت ہی valid point ہے۔ جہاں تک ہمارے Foreign Office related Institute of Strategic Studies کا تعلق ہے انہیں تو ایک standing instructions ہیں اور جتنے بھی ہمارے Parliamentarians ہیں، ہمارے سینیٹر صاحبان کو وہ مدعو کرتے رہے ہیں لیکن باقی جو think tanks ہے جو مختلف قسم کے events organize کرتے رہتے ہیں تو ان سے بھی ہم درخواست کریں گے، آپ کا بالکل valid point ہے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

*Question No. 139 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that Pakistanis citizens working in foreign countries particularly in Saudi Arabia are facing problems despite having legal documents and iqamas, if so, the steps being taken by the Government to help and facilitate them?

Mr. Jalil Abbas Jilani: Saudi Arabia is home to around 2.5 million Pakistanis. The problems faced by our diaspora, related to documentation, can be divided into three categories.

i. Those who have expired iqamas (resident permits) and have never renewed them for years due to non-payment of government fees; but are still working and have become illegal. Whenever they are arrested by authorities, they are immediately deported back home.

ii. Those who have valid legal documents (iqamas) but work independently of their sponsors (Kafeel) and

work somewhere else (commonly known as Azad Visas). They are also arrested and sent back home. As per laws in Saudi Arabia, it is strictly prohibited to work outside the sponsor and other than the profession mentioned on Residency Permit (iqama).

iii. Those workers who travel to Saudi Arabia on work visa, but their employers fail to provide work to them. In such cases, effort is made to get them employed at other places. Still if they fail to get work, assistance is provided to them to have final exit. It is worth mentioning that in 2022, half a million Pakistanis, came to Saudi Arabia for employment. However, very few of them faced job related problems.

Steps taken by the Ministry of Foreign Affairs for facilitation.

(a) The Officers/Officials of the Embassy/Consulate remain available round the clock to provide assistance to Pakistanis' facing these problems. Three (03) Community Welfare Attaches each have been posted at both our Missions in KSA i.e. Riyadh and Jeddah. A helpline exists in the Embassy of Pakistan Riyadh and Consulate General in Jeddah; and any Pakistani who needs help in any matter is immediately responded to and all possible efforts are made to resolve issues in coordination with concerned local authorities. Besides helpline, official emails addresses have also been widely circulated among our diaspora.

(b) Issue regarding Azad visa has been raised with the Saudi side. Azad visa is where worker holds Kafala of one employer but works independently or with another employer.

Steps taken by Saudi Authorities.

The local authorities have imposed fines on Iqama transfers. Moreover, Saudi authorities have introduced professional tests for the transfer of sponsorship/profession.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! سعودی عرب میں جو پاکستانی ہیں ان کے بارے میں میرا سوال تھا۔ 25 لاکھ پاکستانی اس وقت سعودی عرب میں روزگار کما رہے ہیں، انہیں حکومت سے بھی اور اپنے کفیلوں سے بھی شکایات ہیں۔ وہ بے چارے چھوٹے چھوٹے جرائم میں جیلوں میں بند ہیں اور ان کی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس پر میرے سوالات یہ ہیں کہ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے help-line متعارف کی ہے تو ان کی کارکردگی کے حوالے سے ہمیں بتایا جائے کہ کتنی calls آئی ہیں، کتنے لوگ شکایات لے کر آئے ہیں اور ان میں سے کتنے لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں؟ دوسرا انہوں نے کہا کہ اقامہ کا جو آزاد ویزا ہوتا ہے اور سعودی عرب حکومت کے ساتھ اگر یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے تو کس طرح یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے اور وہ اس وقت کس مرحلے تک پہنچا ہے یعنی حل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے؟ یہ ذرا بتا دیں کہ جو help-line ہے یا انہوں نے سعودی عرب میں تارکین وطن کے مسائل کے حل کے لیے جو desk بنایا ہے ان کی کارکردگی کی تفصیلات دیں اور آزاد ویزا کے بارے میں سعودی عرب نے جو مسائل پیدا کر دیے ہیں اس کے حل کے لیے کیا پیش رفت ہوئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر خارجہ۔

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب چیئرمین! جس طرح سے سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے وہاں پر 2.5 million پاکستانی ہیں جو سعودی عرب میں موجود ہیں اور تمام کے تمام لوگ کسی نہ کسی مسئلے کا شکار ضرور ہوتے ہیں۔ ہم نے 24 hours کی ایک help-line متعارف کی ہے جس پر ہزاروں کی تعداد میں ٹیلی فون کالز موصول ہوتی ہیں بلکہ وہاں پر voice message کا سسٹم ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے دو سے تین لوگ موجود ہوتے ہیں جو ان کی شکایات کو نوٹ بھی کرتے ہیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ان کے مسائل کا حتی الوسع ازالہ کیا جائے۔ اس کی تفصیل کہ ہم نے کتنی شکایات کا ازالہ کیا ہے وہ میں سینیٹر صاحب کو مہیا کر دوں گا۔

جہاں تک جناب آزاد ویزا کا تعلق ہے یہ ایک constant issue ہے جو ہمارا سعودی عرب کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے کیونکہ آزاد ویزا وہ ہوتا ہے جس میں کوئی کفیل نہیں ہوتا، people are allowed to work wherever they wish لیکن وہاں کے rules and regulations ایسے ہیں کہ کئی مرتبہ آزاد ویزے والے بھی گرفتار ہو جاتے ہیں اور ان کے بھی deportation orders ہو جاتے ہیں۔ ہم نے یہ معاملہ ان کے ساتھ highest level پر اٹھایا ہوا ہے۔ جب میں OIC Foreign Ministers and OIC Summit کے لیے گیا ہوا تھا تو میری recently دو مرتبہ Saudi Foreign Minister سے ملاقات ہوئی ہے اس میں بھی میں نے یہ mention کیا تھا کیونکہ میرے ساتھ بے شمار پاکستانیوں نے اس بات کو اٹھایا تھا کہ آپ ان کے ساتھ highest level پر اس بات کو raise کریں تو میں نے یہ بات raise کی۔ انہوں نے ہم سے وعدہ تو کیا ہے کہ وہ اس کا کچھ نہ کچھ تدارک کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین! جیلوں میں جو ہمارے بے شمار لوگ ہیں کوئی بغیر اقامہ کے ہوتے ہیں، بے شمار نے ویزا کی violation کی ہوتی ہے یا وہ work visa کے لیے گئے ہوتے ہیں لیکن انہیں وہاں پر کفیل نہیں ملتا یا کام نہیں ملتا تو وہ بھی بعض اوقات گرفتار ہو کر جیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ جو لوگ work visa پر گئے ہوئے ہیں انہیں تو کم از کم کوئی job provide کر دی جائے۔ ویسے ایک چیز میں بتاؤں کہ ابھی پچھلے سال انہوں نے کوئی پانچ لاکھ work visas issue کیے ہیں جن میں سے mostly لوگوں کو روزگار مل رہا ہے۔ ہماری امید ہے کہ جس طرح سے سعودی عرب میں development ہو رہی ہے ان کو بے شمار manpower کی بھی ضرورت ہو گی تو ہماری کوشش ہے کہ وہ لوگ جو work visa پر گئے تھے لیکن انہیں کام نہیں ملا تو انہیں بھی وہاں پر کام مل جائے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر محسن عزیز صاحب آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب ہم عمرہ وغیرہ کے لیے جاتے ہیں تو وہاں پر دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاکستانی مرد یا خواتین بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سب

سے پہلے تو یہاں پر اگر checking or screening ہو تا کہ اس طرح کے لوگ وہاں پر نہ پہنچ سکیں کیونکہ اس طرح سے ہماری قوم کی بے عزتی ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سننے میں آیا ہے کہ اسی وجہ سے انہوں نے عمرے کے ویزے کچھ عرصے کے لیے suspend کر دیے ہیں، آیا اس بات میں کوئی صداقت ہے یا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر خارجہ۔

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب نے بالکل درست فرمایا۔ ہمارے ہاں highest level پر اس پر discussion بھی ہوئی ہے اور FIA کو اس بابت directions دی گئی تھیں کہ اس قسم کے gangs جو عمرہ کرنے کی آڑ میں وہاں بھیک مانگنے جا رہے ہیں۔ اس طرح کے دو تین gangs کو ملتان، لاہور اور دوسے تین اور جگہوں پر bust بھی کیا ہے، کافی تعداد میں لوگ اس مقصد کے لیے وہاں جا رہے تھے۔ ہماری حتیٰ الوسع کوشش یہی ہے کہ انہیں discourage کیا جائے اور اس سلسلے میں اقدامات لیے جا رہے ہیں۔ جہاں تک عمرہ ویزا کی suspension کی بات ہے تو اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر دنیش کمار صاحب، آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر دنیش کمار: وزیر صاحب یہاں ایک جواب آیا ہے کہ وہاں سے جو پانچ لاکھ work visas کا اجرا ہوا تھا اور وہاں پر کافی شکایات ہیں کہ جن companies نے انہیں hire کیا تھا وہاں انہیں کام نہیں دیا گیا۔ آپ کے محکمے نے لکھا ہے کہ سفارت خانہ کوشش کرتا ہے کہ انہیں کسی دوسری جگہ پر adjust کیا جائے۔ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ ایک تو مجھے قانونی نکتہ سمجھائیں کہ اگر کوئی اجرا انہیں ویزا issue کرتا ہے تو کیا وہ کسی اور جگہ کام کر سکتے ہیں؟

دوسری بات یہ کہ آج تک کتنے لوگوں کو ہماری Embassy نے دوسری جگہوں پر adjust کرایا ہے جیسا کہ کہہ رہے ہیں کہ ہم انہیں دوسری جگہوں پر adjust کرواتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر خارجہ صاحب۔

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب چیئرمین! جو معاملہ دنیش کمار صاحب نے اٹھایا ہے اس بابت ابھی دو ہفتے پہلے ہی ہمارے Special Assistant to the Prime Minister

on Overseas Pakistanis نے سعودی عرب کا دورہ کیا تھا اور صرف اسی issue پر اور بھی کافی مسائل پر ان کے Labour Minister سے discussion ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ایسا حل تلاش کر لیں گے جس کے تحت ہمارے workers جو باقاعدہ regular work visas پر تشریف لے کر گئے ہیں ان کو alternate companies میں jobs provide کی جائیں ۔ ہمیں یہ assurances دی گئی ہیں اس لیے ہمیں امید ہے کہ وہ تمام لوگ وہاں adjust ہو جائیں گے کیونکہ پچھلے دو، تین یا چار سالوں سے سعودی عرب میں جو developmental activities ہو رہی ہیں وہ بھی بڑی unprecedented nature کی ہیں۔

Leave of Absence

Mr. Chairman: Question hour is over. Leave applications.

سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 تا 19 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 17 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شمیم آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 13 اور 14 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No.3, Ms. Shamshad Akhtar, Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs, on

her behalf Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No.3.

Laying of the Report of the 1st Biannual Monitoring on the Implementation of the 7th NFC Award (July-December 2021)

Mr. Murtaza Solangi: I, beg to lay before the Report on the 1st Biannual Monitoring on the implementation of 7th NFC Award (July-December, 2021), as required under clauses (3B) of Article 160 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.4. There is a Calling Attention Notice at Order No.4 in the name of Senator Kamran Murtaza. He did not come, dropped.

Order No.5. Calling Attention Notice in the names of Senators Rana Mahmood ul Hassan, Bahramand Khan Tangi, Danesh Kumar, Palwasha Mohammed Zai Khan and Engr. Rukhsana Zuberi. Who is going to raise the matter?

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے ایک منٹ دیں۔ اس کی Minister deferment نے بھیجی ہے، سرفراز بگٹی صاحب منسٹر ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر اس کو میں خود take up کروں next day پر تاکہ میں briefing لے سکوں۔ Friday کو لگا دیتے ہیں، defer کر دیں۔

Honourable Leader of the House please.

Point raised by Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House regarding news circulating in the media about the 18th Amendment

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ (عربی)۔۔۔ پچھلے دو دنوں میں media پر ایک subject پر بہت debate ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: .Order in the House please تشریف رکھیں مشاہد صاحب، منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ایک اخبار میں خبر print ہوئی کہ PML (N) نے Manifesto Committee کو یہ ہدایت دی ہے کہ 18th Amendment کو revisit کرنے کے لیے کام کیا جائے۔ اس حوالے سے کیونکہ ہماری Manifesto Committee کو عرفان صدیقی صاحب lead کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی مجھ سے کل بات کی اور میں نے ان سے کہا کہ clarity of House کے لیے اور clarity of general public کے لیے آپ بیان دیں اور ہماری PML (N) کی Information Minister ہیں former MNA Maryam Aurangzeb ان دونوں نے بیان دیے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں خود اس پر تھوڑی سی clarity دوں۔ میں اور رضا ربانی صاحب اور بھی کچھ ساتھی ہوں گے ہم 18th Amendment میں actively involved رہے ہیں۔ 2008-2013 کا tenure تھا اور PPP government میں تھی، اس سے پہلے 2006 میں London میں ہمارے درمیان Charter of Democracy کے اوپر دستخط ہو چکے تھے ۔ Initially PPP and PML (N) نے اس پر دستخط کیے لیکن بعد میں almost all Parties including PTI ان سب کو England میں invite کیا تھا with a gap of few weeks اور انہوں نے بھی دستخط کیے اور rectify کیا۔ اس کے اندر Constitutional Reforms کا بھی ایک chapter تھا، اس وقت basically Constitution کی جو شکل بگاڑ دی گئی تھی 1973 till 2008 dictatorship eras میں، ایک ہمارا اس میں ہدف تھا Civil Military Relations, Judicial Reforms, Constitutional Reforms تھے۔ اس میں Truth and Reconciliation Commission تھا اس میں ایک comprehensive agenda تھا جو 13th May, 2006 کو sign ہوا تھا۔

2008 میں جب democratic government نے charge لیا PPP نے تو اس کے اوپر دونوں Houses کی Parliamentary Committee بنائی گئی۔ اس میں

میرے بھائی رضا ربانی صاحب Chairman تھے اور میں بھی اس کا ایک member تھا اور ہمارے اور بھی کافی ساتھی تھے۔ اس حوالے سے اس کی جب implementation ہونی تھی، 2010 میں وہ finally report ہوئی، کام 2009 سے شروع ہو چکا تھا لیکن 2009 میں NFC کافی دیر سے revise نہیں ہوا تھا جس کو آئین کے مطابق ہر پانچ سال کے بعد ہونا چاہیے لیکن آئین یہ بھی کہتا ہے کہ اگر NFC revise نہیں ہو گا تو پچھلے NFC کے مطابق اپنے resources distribute کریں گے۔ اب یہ ایک چیز سامنے تھی اور اس کے background میں اور ساتھ میں concurrent list کو abolish کرنے کا بھی plan تھا۔

تو NFC جو پہلے Federal government 5% اپنے collection charges and administrative charges لیتی تھی، taxes میں سے جو 95% بچ جاتا تھا اس کا Federal government 57.5% کو اور 42.5 % صوبوں کو جاتا تھا۔ یہ NFC December 2009 میں ہوا، میں اس میں بھی Punjab government کی طرف سے involved رہا اور میری اس وقت کچھ reservations تھیں that we are going too quickly and too fast, anyway, that is history.

اس NFC میں collection charges 5% سے 1% کر دیا گیا اور جو 57.5 Federal government کو ملتا تھا اس کو reverse کر دیا گیا، 42.5% Federal government کو آگیا اور 57.5% صوبوں کو چلا گیا۔ If you calculate the جو 100 then you will find out that almost before 7th NFC administrative adjustment کے بعد 40% صوبوں کو roughly جاتا تھا اور Federal government 60% کو آتا تھا وہ other way around ہو گیا۔ اس میں obviously novel thinking تھی کہ Provinces and autonomy کو ذمہ داری دی جائے ہم اس process میں involved رہے لیکن concurrent list بھی 2010 میں abolish ہو گئی۔

جناب چیئرمین ! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے جو real challengesہیں وہ human resource developmentہیں، اس میں health, education, skill development, water and sanitation, population welfareہیں اور اس کے علاوہ Concurrent Listمیں یہ چیزیں کافی حد تک abolish ہو گئیں لیکن کیا وہ تمام کام صوبے آج کر رہے ہیں؟ Fiscal spaceتو چلی گئ and as I said that was a quick transfer. NFCآج تک اس پر عمل کر رہی ہے لیکن the real issueجس پر off and onملک میں debateہوتی ہے۔ لوگوں کو تھوڑی misunderstanding بھی ہے کہ اس کی وجہ شاید جو Federal government Fiscal constraintپر آیا ہے اس کا reason may be 18th Amendmentہے۔

آپ اکثر دیکھتے ہوں گے کہ اس پر بحث ہوتی ہے۔ میں دو سال پہلے جب Londonمیں تھا تو میں نے دیکھا کہ ایک دم talk shows launchہوئے، ایسے لگتا تھا کہ آناً فاناً 18th Amendment Pakistanسے ختم ہو جائے گی۔ یہ نیا subjectنہیں ہے اس کو off and on highlightکیا جاتا ہے۔ اس وقت میرے اوپر پابندی تھی میں mediaپر نہیں آ سکتا تھا، اس وقت بہت democratic governmentتھی تو میں نے Talat Hussainکے ساتھ vlogکیا اور اس کے بعد ٹھہراو آیا اور وہ بحث ختم ہو گئی۔ میں دوبارہ repeatکر رہا ہوں کہ 18th Amendment is not the issue. NFCکی وجہ سے جو resource distributionہوئی ہے we should consider and make an effortجو بھی حکومت ہو کہ صوبوں کے جو human resource developmentکے کام ہیں وہ کام کریں لیکن آج بھی higher educationکے لیے بھی، ابھی جو budgetمیں نے پیش کیا تھا 110 billion rupees اس میں رکھے ہوئے ہیں۔

آج بھی ہم healthکے لیے پیسے رکھتے ہیں، آج بھی ہم ایسے ایسے PSDP میں projectsرکھتے ہیں جو کہ صوبوں کو کرنے چاہیے، بات یہ ہے کہ اس کا backgroundاور

ہے اور عام لوگوں کو اس بارے میں clarity نہیں ہے۔ میں اس House میں، آج خبر پڑھ رہا تھا بلوچستان میں 3500 سے زائد سکول، ان کے منسٹر عبدالقادر بلوچ صاحب کہہ رہے ہیں، caretaker Education Minister of Balochistan, 3500 سے زائد سکول بلوچستان میں آج بند ہو گئے ہیں کیونکہ teachers available نہیں ہیں۔ What a shame!

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تھا اس کا background میں چونکہ NFC میں بھی involved رہا ہوں حکومت پنجاب کی طرف سے۔ آپ کو یاد ہو گا 2008 میں ہم نے government join کی one point agenda تھا اس وقت Judiciary کی آزادی اور جو جج قید تھے وہ مسئلہ حل نہیں ہوا تو ہم نے Cabinet سے resign کر دیا۔ میں چند ہفتے Finance Minister رہا لیکن چونکہ one point agenda تھا۔ مجھے یاد ہے Bhurban 9th March, 2008 کو ہمارا agreement ہوا، we walked away but we were the main part of the Parliamentary processes and the Committees.

میں دونوں NFC میں involved رہا، میں 18th Amendment میں رہا، میری گزارش ہے کہ ایک تو میں categorically کہہ رہا ہوں کہ ایسا کوئی mandate نہیں دیا گیا۔ Irfan Siddiqui has clarified our Information Minister also clarified. یہ ویسے بھی کافی عجیب بات ہے کہ all the time we keep our people busy for no reason.

بھئی، ابھی manifesto بنا ہی نہیں ہے۔ ابھی drafting committee اپنا کام کر رہی ہے۔ There is no direction whatsoever کوئی 40 بندوں کی کمیٹی ہے کیونکہ میں Chairman of the entire cell, General Election 2024 ہوں۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھیں، آئین میں ترامیم کوئی ایسی extraordinary چیز نہیں ہے۔ ہم نے اسی ہاؤس میں کئی ترامیم کیں۔ آٹھویں ترمیم کو ہم نے ختم کیا تھا۔ Luckily I was involved in these things. میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس طرح کی جو misunderstandings ہیں میں ان کو clarify کر

رہا ہوں کہ کوئی ایسا mandate نہیں ہے but that doesn't mean کہ اگر ہاؤس یا کوئی بھی سیاسی پارٹی جو ترمیم کرنا چاہتی ہے۔ میرے نزدیک کئی چیزیں کرنے والی ہیں۔ ہمیں وہ کرنے چاہیئں۔ It is premature viz a viz 18th amendment یا اس کی categorical decision of Pakistan Muslim League (N) leaderships کا کوئی direction to the manifesto committee or the sub-Committee who is headed by Azam Nazeer Tarar Sahib, Law Committee میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ میں ذمہ داری کے ساتھ اس لیے clarify کرنا چاہ رہا ہوں کہ اس پر پچھلے دو تین دنوں میں debate بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر منظور احمد کاکڑ صاحب! کیا کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding the raids by the F.C. in Balochistan

سینیٹر منظور احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو بلوچستان میں گزشتہ رات ساڑھے بارہ بجے فیصل کالونی چاغی کے علاقے میں ایک ممتاز قبائلی حاجی جان خان صملانی کے گھر پر چار پانچ گاڑیوں میں لوگ گئے تھے، گھر کے اندر گئے تھے، چار دیواری کی پامالی ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نہیں کہ صرف بلوچستان ایک قبائلی علاقہ ہے۔ ہمارا سندھ بھی قبائلی علاقہ ہے۔ ہمارے پنجاب میں بھی قبائلی علاقے موجود ہیں۔ خیبر پختونخوا بھی قبائلی علاقہ ہے۔ ہم تمام قبائلی لوگ ہیں اور ایک مہذب معاشرے میں ہم ایک روایت بھی رکھتے ہیں۔ مطلب رات کے ساڑھے بارہ بجے ایک معزز گھرانے میں چار گاڑیاں جاتی ہیں اور لوگ چار دیواری کو پامال کرکے اندر چلے جاتے ہیں۔ آپ سب کو پتا ہے کہ وہ ایک گاؤں کا علاقہ ہے۔ سب لوگ اس وقت سو رہے ہوتے ہیں۔ وہاں پر بچوں کو گن پوائنٹ پر لیا گیا جس میں تین اور چار سال کے بچے بھی شامل تھے۔ ہماری ماں، بہنیں اور خواتین کو نہیں بخشا گیا۔ اس گھرانے کا جو ایک معزز بندہ تھا جان خان صملانی صاحب کو ایک side پر رکھا گیا اور جب اس نے ان سے پوچھا کہ آپ کس ادارے کے لوگ ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم F.C کی طرف سے آئے ہیں۔ جب اس نے مجھ سے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ ان کے ساتھ کوئی سرکاری بندہ نہیں تھا۔ جناب

چیئرمین ! ایسے واقعات جو بلوچستان میں رونما ہو رہے ہیں یا خدانخواستہ کسی اور علاقے میں تو اس سے وہاں پر بچوں اور خواتین کی جو ذہنی کیفیت ہوتی ہے۔ ہم کس ڈگر پر چل رہے ہیں۔ کس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں کوئی پتا نہیں چلتا۔ اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ وہاں پر جو نگراں حکومت ہے اس کی writ اتنی مضبوط نہیں ہے جتنی ہونی چاہیے۔ آج یہ واقعہ ان کے ساتھ ہوا کل یہ واقعہ ہم سب کے ساتھ ہوگا۔ جناب چیئرمین ! اس پر ہمیں سوچنا ہوگا۔ ہمیں اس پر غور کرنا ہوگا کہ ہمارے اس معاشرے میں جو سفید پوش لوگ رہتے ہیں تو ان کے ساتھ اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ گھر کے باہر چار افراد کھڑے ہو جاتے ہیں جنھوں نے اپنے منہ پر چادریں لپٹی ہوتی ہیں تاکہ ان کے چہرے کسی کو نظر نہ آئیں۔ اس گھر سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا۔ اس گھر میں کچھ تھا بھی نہیں۔ آپ کس کے کہنے اور شرارت پر اس طرح کے معزز گھرانوں کی چار دیواری کی پامالی کرتے ہیں۔ میں پھر کہوں گا کہ ہمارا ایک قبائلی نظام ہے۔ جناب چیئرمین ! قبائلی معاشرے میں ہم رہتے ہیں۔ میں اپنے I.G Sahib, Chief Secretary Sahib and Deputy F.C کے Commissioner Sahib سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس حوالے سے تحقیقات کریں۔ ہم الیکشن کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے خلاف الیکشن لڑیں گے۔ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس سے ہمارے فورسز کی بدنامی ہو رہی ہے۔ اس سے ہماری ایجنسیوں کی بدنامی ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین ! اس پر ایک strictly action لینا چاہیے کہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب ! اس پر Secretary Interior سے کہیں کہ وہ Chief Secretary Balochistan and I.G. F.C Balochistan سے رپورٹ لے لیں۔ شکریہ۔ جی، سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب۔

Point raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding the statement issued by the President of Pakistan

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین ! اس سے پہلے کہ میں نے NFC پر دو منٹ بات کرنی تھی۔ اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ Honourable Minister of Foreign Affair ایوان میں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب! Foreign Minister Sahib کہیں جا رہے ہیں۔
ان کو بہت ضروری کام یاد آ گیا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: Sir, I will just take one second. جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں Foreign Minister Sahib کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کچھ دن پہلے صدر مملکت نے فون پر فلسطین کے صدر صاحب کے ساتھ گفتگو کی تھی۔ فلسطین میں آج کل جو صورت حال ہے۔ پانچ ہزار سے زائد بچے شہید کر دیے گئے ہیں۔ دن بدن غزہ کی صورت حال بد سے بدترین ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس پر مسلم امہ خاموش تماشائی بن کر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد Presidency سے جو پریس ریلیز جاری ہوئی ہے اس میں صدر صاحب نے یہ فرمایا کہ فلسطینی صدر سے بات کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا ہے کہ one state solution فلسطین اور اسرائیل کے لیے ہونا چاہیے۔ اب one state solution جو ہے یہ تو پاکستان کی پوزیشن کبھی نہیں رہی۔

(اس موقع پر جناب مرزا محمد آفریدی، ڈپٹی چیئرمین سینیٹ نے کرسی صدارت سنبھالی)

Senator Mian Raza Rabbani: We have always taken a very principled position that the solution of two states as far as the Palestinian question is concerned.

اس کے بعد اس کی شاید contradiction تو چلی لیکن آپ کے توسط سے میں Foreign Minister Sahib سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ کے توسط سے میں صدر مملکت سے اس statement کے اوپر resignation بھی demand کرتا ہوں لیکن میں Foreign Minister Sahib سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ

what counter measures has the Government taken to overcome this disastrous statement that was issued by the President of Pakistan.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Minister for Foreign Affairs.

Mr. Jalil Abbas Jillani, Minister for Foreign Affairs

جناب جلیل عباس جیلانی: جناب چیئرمین! سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب کا point بالکل valid ہے۔ اس کے اندر جو President Secretariat کی طرف سے statement issue کی گئی اس میں Ministry of Foreign Affairs کا کوئی input نہیں تھا۔ اس کے بعد جب وہ statement issue ہوئی۔ مجھے اس کے context کے بارے میں معلوم نہیں کہ انہوں نے کس context میں one state solution کی بات کی کیونکہ پاکستان کی جو پوزیشن ہے وہ ہمیشہ two states solution based on 1967, border رہی ہے۔ UN کے Resolution 242 اور OIC کے resolution کے مطابق پاکستان کی پوزیشن ہے۔ جب یہ statement آئی تو اس کے بعد ہمیں ایک clarification بھی issue کرنی پڑی اور اس clarification کو ہم نے OIC Secretariat بھی بھجوا دیا اور باقی جو متعلقہ ادارے ہیں including UN Institutions ان کو بھی ہم نے بھجوا دیا۔ ہماری اس clarification کو میڈیا نے بھی کافی highlight کیا۔ نہ صرف domestic media نے بلکہ international media نے بھی ہماری اس clarification کو highlight کیا۔

Mr. Deputy Chairman: The House stands adjourned to meet again on Friday, the 24th of November, 2023 at 10:30 a.m. In Sha Allah.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 24th of November, 2023 at 10:30 a.m.*]*

Index

Dr. Kauser Abdulla Malik................ 16, 22
Dr. Nadeem Jan 7
Mr. Jalil Abbas Jilani 29, 50, 54
Mr. Madad Ali Sindhi................ 3, 10, 14, 18, 26, 38
Mr. Murtaza Solangi................ 60
Mr. Sarfaraz Ahmed Bugti................ 15
Senator Bahramand Khan Tangi 3, 7, 10
Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur................ 17
Senator Hidayatullah Khan 2, 26, 29, 38
Senator Kamran Murtaza................ 14
Senator Mian Raza Rabbani................ 67
Senator Mohsin Aziz 47, 50
Senator Mushtaq Ahmed................ 32, 37, 54
Senator Rana Mahmood Ul Hassan 15
Senator Rubina Khalid................ 16
Senator Sania Nishtar................ 22
جناب جلیل عباس جیلانی................ 29, 32, 52, 53, 54, 56, 58, 68
جناب مدد علی سندھی................ 5, 6, 7, 20, 21, 22, 28, 47, 49, 50
جناب مرتضیٰ سولنگی 3, 35, 37
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ................ 49
سینیٹر فوزیہ ارشد 48
سینیٹر زرقا سہروردی تیمور................ 53
سینیٹر محسن عزیز 47
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 3, 4, 5, 8, 9, 14
سینیٹر ڈاکٹر مہر مہر تاج روغانی................ 9
سینیٹر دنیش کمار 20, 28, 53, 58
سینیٹر ڈاکٹر زرقا تیمور سہروردی................ 19, 21, 36
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 30, 31
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 6, 21, 35
سینیٹر محسن عزیز 32, 52, 57
سینیٹر محمد اسحاق ڈار................ 60, 61
سینیٹر مشتاق احمد 32, 34, 37, 56
سینیٹر منظور احمد................ 65
سینیٹر میاں رضا ربانی 66, 67
سینیٹر ہدایت اللہ 2, 28, 29, 46
سینیٹر دنیش کمار................ 20
سینیٹر کیشو بائی 6